وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى
وَأَقِمْنَ الصَّلَوٰةَ وَآتِينَ الزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

تحفۂ نسواں

www.KitaboSunnat.com

خواتین اسلام کے لیے زندگی گزارنے کا لائحہ عمل اور پُرمغز، مدلل اور فکر انگیز راہنمائی
قرآن وسنت کی روشنی میں

تالیف
اُمِّ حسن حفظہا اللہ

تحقیق واضافہ
فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مُبشّر احمد ربّانی حفظہ اللہ تعالیٰ

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تحفۂ نسواں

خواتین اسلام کے لیے زندگی گزارنے کا لائحہ عمل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

تحفۂ نسواں

تالیف .... اُمّ حسن حفظہا اللہ

تحقیق واضافہ .... فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

پیشکش .... محمد طاہر نقاش

اشاعت .... ستمبر 2010ء

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- لاہور۔ دارالاندلس۔ مرکز القادسیہ 7230549۔ دارالسلام شوروم 7232400۔ مکتبہ قدوسیہ 7230585۔ مکتبہ سلفیہ 7237184۔ کتاب سرائے 7320318۔ اسلامی اکیڈمی 7357587۔ نعمانی کتب خانہ 7321865۔ مکتبہ رحمانیہ 7224228۔ مکتبہ دارالھدیٰ 7639557۔ البلاغ 5717842-3۔
- راولپنڈی۔ تجلیات طیبہ کشمیری بازار۔ 5535168۔ اسلام آباد۔ المسعود اسلامک مکس 2261356۔ البلاغ 2281420۔
- کراچی۔ دی بک ڈسٹری بیوٹرز 7787137، مکتبہ دارالقرآن 021-2211998 علمی کتب خانہ اردو بازار 2628939۔
- فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار 631204۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 041-2629292, 0300-6626021
- پشاور۔ معراج کتب خانہ 214720۔ حیدرآباد۔ مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264
- سیالکوٹ۔ مکتبہ رحمانیہ، ناصر روڈ سیالکوٹ 052-4591911

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور [illegible] 0300-4453358

المکتبۃ الرحمانیہ

99 جے ماڈل ٹاؤن لاہور

نمبر ....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ
وَأَقِمْنَ الصَّلَوٰةَ وَآتِينَ الزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

تحفۂ نسواں

خواتین اسلام کے لیے زندگی گزارنے کا لائحہ عمل اور پر مغز، مدلل اور فکر انگیز راہنمائی
قرآن وسنت کی روشنی میں

تالیف
اُمِ حسن حفظہا

تحقیق و اضافہ
فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0300-4453358,042-37361428

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ
وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى
وَأَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ
وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

(اے مومن عورتو!)

- اپنے گھروں میں ٹکی رہو
- اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو
- اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو
- اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو (الاحزاب:۳۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف اول

درباروں کی شمع محفل

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم اَمّا بَعد !

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور انسان کی ہر شعبے میں مکمل راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام نے جس طرح مردوں کے لیے مفصل احکامات صادر فرمائے ہیں اسی طرح عورتوں کے مسائل کو بھی واضح اور واشگاف الفاظ میں بیان کیا ہے۔

عورت شرعی طور پر عقل اور دین کے لحاظ سے ناقص ہے۔ یہ اپنے اندر بہت سی کمزوریاں رکھتی ہے۔ دورِ جاہلیت سے لے کر آج تک عورتوں کی اکثریت دینی تعلیم سے ناآشنا و نابلد دکھائی دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مردوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تربیت پر بھی زور دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جمعرات والے دن خصوصاً عورتوں کیلئے وعظ و نصیحت کا بندوبست فرمایا کرتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں واضح ہے۔

دورِ حاضر میں ہم دیکھتی ہیں کہ اکثر عورتیں عقیدۂ توحید سے کوسوں دُور اور قرآن و سنت کی تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔ قبروں اور مزاروں کے طواف کرنے‘ ان کے نام کی نذر و نیاز دینے‘ چڑھاوے چڑھانے‘ تعویذ گنڈے اور دیگر شرکیہ اُمور میں پیش پیش ہیں۔ آستانوں اور پیروں کے درباروں کی شمع محفل دکھائی دیتی ہیں۔ بے پردگی اور بے حجابی میں مغربی عورتوں کے نقش قدم پر چل رہی ہیں اور گریبان ننگے‘ گلوں میں دوپٹے ڈال کر گلیوں اور بازاروں میں کھلے عام پھرتی ہیں۔ والدین کی نافرمانی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتیں۔ گھروں سے بلا اجازت نکل کر اپنے آشناؤں سے تعلقات اُستوار کرتی ہیں۔ والدین کو اپنا دشمن اور غیر محرم افراد کو اپنا خیر خواہ سمجھنے لگتی ہیں۔ ایسی بہنوں کی اصلاح کی خاطر میں نے یہ مختصر سا کتابچہ مرتب کیا ہے جس کا مواد مختلف کتب دینیہ سے اکٹھا کر دیا ہے۔ توحید کا پہلا مضمون محترم ابو خالد صاحب کی کتاب قرآنی درسِ توحید سے لیا ہے اور پردے کا مضمون ابوالحسن مبشر احمد ربانی کی کتاب ''مقالاتِ ربانیہ'' سے ماخوذ ہے۔

①	توحید اور شرک	٦	②	قبریں اور اسلام	٣٣
③	حقوق والدین قرآن و سنت کی روشنی میں	٤٢	④	پردے کی شرعی حیثیت	٥٦

ان شاءاللہ اس کے بعد ایک اور رسالہ بعنوان ''میدانِ جہاد میں عورت کا کردار'' زیر ترتیب ہے۔ میری اس کاوش کا اصل محرک محترمہ آپا اُم حماد حفظہا اللہ تعالیٰ ہیں۔ جنھوں نے اس دینی کام کے لیے میری حوصلہ افزائی کی اور موقعہ بہ موقعہ ہمت بندھاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپا اُم حماد اور میری دیگر بہنوں کو صحیح کتاب و سنت کے منہج پر قائم رہنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اس مختصر سی کتاب کو میرے لیے‘ میرے والدین‘ میری اولاد اور دخترانِ طیبہ کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے اور تمام جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

ام الحسن

١٣/ رمضان المبارک ١٤١٩ھ بوقت ١٢/ بجے شب۔ سکیم موڑ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید

اور

شرک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک سوال کی دس شکلیں:۔

کیا خدا کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟

اکثر مذہبی حلقوں میں یہ سوال کہ آیا خدا کے سوا (غیر اللہ) مشکل حل کر سکتا ہے؟ یا صرف خدا ہی اس پر قادر ہے، بڑے زور و شور سے اُچھالا جاتا ہے مگر فریقین میں سے کوئی بھی قائل نہیں ہو پاتا۔ ایک ذی شعور انسان کے ذہن میں یہ سوال اُبھرتا ہے تو وہ اس سوال کو مختلف پہلوؤں سے جانچتا اور پرکھتا ہے کہ کس طرح خدا کے سوا اور کوئی ہستی مشکل کُشائی کر سکتی ہے۔ اِس سوال کی دس مختلف صورتیں ہیں:۔

ایک شخص کو کسی مشکل کا سامنا ہے وہ چاہتا ہے کہ میری مشکل دُور ہو وہ اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کو پکارنا چاہتا ہے جو اس کی مشکل دُور کر دے۔ اب ......

1. اگر اللہ کے سوا کوئی اور ہستی مشکل حل کر سکتی ہے تو بتایئے کہ سائل اور مشکل کُشا کے درمیان ہزاروں میل کی دُوری پر وہ زندگی میں یا زندگی کے بعد قبر میں آواز سُن سکتا ہے؟
2. بالفرض یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اتنے فاصلے پر آواز سُن سکتا ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی ہر زبان سے واقف ہے یا نہیں مثلاً سرائیکی والا سرائیکی میں مشکل پیش کریگا اسی طرح جرمن جرمنی زبان میں، انگریز انگریزی زبان میں اور پٹھان پشتو زبان میں آواز دے گا۔
3. اگر یہ بات بھی ثابت کر دی جائے کہ وہ ہستی ہر زبان سے واقف ہے تو پھر سوال پیدا ہو گا کہ اگر ایک لمحہ میں سینکڑوں یا ہزاروں لوگ اپنی مشکل اس کے سامنے پیش کریں تو کیا وہ ان سب کی مشکلات اسی لمحہ سُن اور سمجھ لے گا یا اس کے لئے قطار بنانے کی ضرورت پیش آئے گی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ کیا اس ہستی کو کبھی نیند بھی آتی ہے یا وہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے اگر کبھی نیند آتی ہے تو پھر ہمارے پاس ایک لِسٹ ہونی چاہئے کہ کب اس کو نیند آتی ہے اور کب وہ جاگ رہا ہوتا ہے تاکہ ہم اپنی مشکل صرف اسی وقت پیش کریں جبکہ وہ سو نہ رہا ہو۔ یا وہ نیند میں بھی سُنتا ہے؟

۵ ایک شخص بولنے سے قاصر ہے وہ ایسی مشکل میں مبتلا ہے کہ اس کا گلا بند ہو چکا ہے اگر وہ دل ہی دل میں اپنی مشکل پیش کرے تو کیا وہ اس کی دلی فریاد بھی سن لے گا؟

۶ انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اگر وہ تمام مشکلات اللہ تعالیٰ حل کر سکتا ہے تو پھر غیر کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر غیر ان تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ کی کیا حاجت؟

۷ اگر غیر اللہ مشکل کشا تمام مشکلات حل کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا ہے کہ کچھ مشکلات حل کرنے کا بیڑا خدا نے اٹھایا ہوا اور کچھ مشکلات حل کرنے کے اختیارات کسی غیر کو دے رکھے ہوں ایسی صورت میں تو ہمارے پاس یہ فہرست ہونی چاہئے کہ کونسی مشکلات خدا تعالیٰ حل کرنے پر قادر ہے اور کونسی مشکلات غیر حل کر سکتا ہے تاکہ سائل اپنی مشکل اسی کے سامنے پیش کر سکے جو اس کے حل کرنے پر قادر ہو؟

۸ کیا خدا کے سوا جو ہستی مشکل نکال سکتی ہے وہ مشکل ڈال بھی سکتی ہے یا اس کی ڈیوٹی صرف حل کرنے پر ہے؟ اگر وہ مشکل حل کر سکتی ہے تو پھر ڈالنے والا کون ہے؟

۹ بالآخر نتیجہ یہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ مشکلات ڈالنے والا ہے اور غیر اللہ مشکل حل کرنے والا بالفرض ایک ہستی مشکل ڈالنے پر مُصر ہو اور دوسری مشکل حل کرنے پر تو دونوں میں سے کونسی ہستی اپنا فیصلہ واپس لے گی؟

۱۰ کسی بھی برگزیدہ یا گنہگار ہستی کا جنازہ پڑھنا ہو تو اس کی بخشش کے لئے اللہ کو آواز دی جائے یا مشکل کشا کو؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال پر دس طرح غور کرنے کے بعد

آپ کس نتیجہ پر پہنچے۔ ان سوالات کا جواب آپ نے ہم کو نہیں دینا ہے۔

اپنے خالق کے سامنے پیشی میں کیا جواب دینا ہے

اسکی تیاری کیجیے۔ قرآنِ حکیم کے ارشادات پر غور کیجیے۔

یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَکُمْ وَأَهْلِیْکُمْ نَارًا پ ۲۸۔ آیۃ ۶

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ، اسی کے پیش نظر ہم نے یہ کہنا ہے کہ اگر حق کی تلاش کی لگن ہے تو گمراہی سے بچنے کے لئے قرآن حکیم کا بغور مطالعہ کیا کیجیے۔

قرآن کے مطالعے سے

سارے پھیلے ہوئے شیطانی جالوں کے راز کھلتے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بڑی وضاحت اور طرح طرح کی مثالوں کے ساتھ بڑے پیار سے بھی اور ڈرا ڈرا کر اور مختلف طریقوں پر سوال و جواب سے توحید کے معاملہ سے اپنے بندوں کو خبردار فرمایا ہے۔

جو لوگ توحید کے مسئلہ کو اختلافی کہتے ہیں وہ قرآن کے واضح ارشادات سے اختلاف کرتے ہیں اور اس سے اختلاف کرنے والا یا تو قرآن سے ناواقف ہے یا پھر جان بوجھ کر علم ہونے کے باوجود اختلاف کرتا ہے ایسے لوگوں کا شمار اللہ تعالیٰ کے یہاں ایمان والوں میں نہیں ہوتا۔

ہم مختصراً مندرجہ ذیل قرآنی آیات اور اسی کتاب میں اگلے صفحات میں مذکورہ اور زیادہ قرآنی فرمان کے حوالوں سے آپ کو آگاہی کے لئے ہوشیار کر رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں کے نام

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ پ۲۔ البقرہ

(ترجمہ) (اے پیغمبر) جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو (میری طرف سے ان سے کہہ دو کہ) میں (ان کے) پاس ہوں جب کبھی کوئی مجھ سے دعا کرے تو میں (ہر ایک) دعا کرنیوالے کی دُعا قبول کرتا ہوں۔ پھر ان کو چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور (عقیدۂ توحید کے ساتھ) مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھی راہ لگ جائیں۔

اللہ کے سوا کسی کو کارساز بنانیوالے اور اُنکا انجام

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ پ۲۳ الزمر آیۃ ۳

(ترجمہ) یاد رکھو! خالص بندگی اللہ ہی کے لئے زیبا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور کارساز بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت اسلئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے قریب تر کر دیں گے۔

بیشک (ایک دن آئے گا) جب اللہ انکے درمیان اس بات کا فیصلہ کر دیگا جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں۔

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ پ۱۵۔ الکھف

(ترجمہ) کیا کافر خیال کرتے ہیں کہ میرے علاوہ وہ میرے بندوں کو اپنا کارساز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنالیں گے یقیناً ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے جہنم اقامت کی جگہ مقرر کر رکھی ہے (۱۰۲)
کہہ دیجئے ہم تمہیں بتائیں کہ کون لوگ اعمال کی رو سے بہت زیادہ گھاٹے میں
رہیں گے (۱۰۳) وہ لوگ جن کی کوششیں دنیا میں رائیگاں گئیں اور وہ یہی سمجھتے رہے
کہ وہ بھلے کام کر رہے ہیں (۱۰۴)

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا پ۔ الانعام آیۃ ۵۹

(ترجمہ) اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسکو جنگلوں اور دریاؤں کی ہر چیز کا علم ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسکو جانتا ہے

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ۝ وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ۝ پ۔ طٰہٰ

(ترجمہ) اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اگر تم پکار کر کہو تو وہ پوشیدہ باتوں اور مخفی تر رازوں کو بھی جانتا ہے

اللہ کے سوا کسی کو پکارنا گمراہی ہے

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝ (پ۱۳۔ الرعد)

(ترجمہ) اللہ کو پکارنا ہی سچا پکارنا ہے اور جن لوگوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کا کچھ کام نہیں نکال سکتے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے، حالانکہ پانی اسکے منہ تک آنے والا نہیں اور منکروں کا (غیر اللہ) کو پکارنا بالکل گمراہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝

(ترجمہ) اور تم اپنی بات کو چھپاؤ یا ظاہر کرو (اسکے لئے برابر ہے کیونکہ) وہ تمہارے سینوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے (۱۳) جس نے پیدا کیا۔ کیا اسے معلوم نہیں ؟ وہ تو از حد باریک بین اور بڑا باخبر ہے (۱۴)

اللہ کو چھوڑ کر کہاں بھٹک رہے ہو

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ المؤمن ۶۲

(ترجمہ) یہی تمہارا پالنے والا ہے جو ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کدھر بہکے جارہے ہو۔

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۝

(ترجمہ) پوچھئے کہ آسمان اور زمین سے کون تمہیں روزی پہنچاتا ہے یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے ؟ اور کون زندہ کو مردے سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور کون (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتا ہے۔ فوراً کہہ دیں گے کہ "اللہ"، تو پوچھئے کہ (پھر) تم (اسکی نافرمانی) سے ڈرتے نہیں ! (۳۱)

سو یہی اللہ تمہارا حقیقی پروردگار ہے پس حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا ہے ؟ سو تم کدھر کو پھرے چلے جارہے ہو (۳۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے حضور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوٰی کس کے خلاف۔؟

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۝ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا ۝ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝ پ ۱۹ ۔ الفرقان

(ترجمہ) اور نافرمان شخص جس دن اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں نے رسول کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا (۲۷) ہائے میری کمبختی کاش! میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا (۲۸) اس نے مجھے ذکر ونصیحت سے جبکہ وہ میرے پاس آچکی تھی بہکا دیا۔ اور شیطان (ہمیشہ سے) انسان کو رسوا کرنے والا ہے۔ (۲۹) اور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں گے کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا (۳۰) پ ۱۹۔ الفرقان

قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ پ ۷ الانعام

(ترجمہ) پوچھئے کون ہے جو تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں سے نجات دیتا ہے تم اس کو گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو (اور کہتے ہو) کہ اگر ہم کو اس (مصیبت) سے اللہ بچالے تو البتہ ہم ضرور شکر گذار ہوں گے (۶۳) کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو اس سے نجات دیتا ہے، اور ہر بے چینی سے بھی، پھر بھی اس کے ساتھ تم شریک ٹھہراتے ہو (۶۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

دعوت الی اللہ

قرآنِ حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (پ ۱۳ ع ۶) سورۂ یوسف

"کہہ (اے پیغمبرؐ) یہ ہے راہ میری (توحید کی) پکارتا ہوں میں (اس راہ سے تم کو) طرف اللہ کی اوپر بینائی کے ہوں میں اور جس نے تابعداری کی میری اور پاکی بیان کرتا ہوں میں واسطے اللہ کے (شرک سے) اور نہیں ہوں میں شریک لانے والوں سے۔"

اِس آیت میں صاف طور پر خدا نے حکم دیا ہے کہ اے میرے پیغمبرؐ! لوگوں کو کہہ دیجئے هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ — کہ یہ ہے میری سبیل، میری راہ! اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ: پکارتا ہوں طرف اللہ کی — یعنی جس راہ پر میں چل رہا ہوں، اسی راہ پر چلنے کے لئے تم کو بلاتا ہوں۔ یہی میری دعوت ہے کہ میری راہ پر چلو۔

عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا — اوپر بصیرت کے ہوں میں — یعنی میرا راہ پر چلنا اور اس راہ پر چلنے کی تمھیں دعوت دینا علی وجہ البصیرت ہے۔ اندھیرے میں تیر نہیں مار رہا ہوں اٹکل پچو باتیں نہیں کر رہا ہوں بلکہ میرا راہ پر چلنا اور تمھیں چلانا بینائی، دانائی اور بصیرت پر ہے — وحی الٰہی کی روشنی میں ہے۔

وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ: اور جس نے تابعداری کی میری — یعنی جس نے میری متابعت کی جو میری راہ پر چلا، وہ بھی بصیرت پر ہے، نورِ ہدایت پر ہے، میرے قدم پر قدم رکھنے والے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل کی آنکھیں روشن ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضورؐ کے صحابہؓ کے سینے آپ کی پیروی کے سبب روشن تھے۔ ہدایت کے نور سے معمور تھے اور اسی طرح حضورؐ کے سچے متبع کو دینی بصیرت اور قرآنی نور ملتا ہے۔

وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ ــــ پاکی بیان کرتا ہوں میں واسطے اللہ کے، یعنی حضورؐ نے تمام زندگی شرک کو مٹانے اور توحید کو پھیلانے میں صرف کی۔

فَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ اور نہیں ہوں میں شریک لانے والوں میں سے۔

یعنی آپؐ نے اپنی قوم، برادری اور سارے جہان کو کہہ دیا کہ میں خدا تعالیٰ کی قولی، بدنی مالی عبادت میں کسی غیر اللہ کو شریک نہیں بناتا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَہٗ ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ١٦٣ (پ ٨، الانعام)

"کہہ (اے پیغمبرؐ) تحقیق نماز میری اور (ہر قسم کی) عبادتیں میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ رب العالمین کے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو ایسا (عقیدہ رکھنے کا) ہی حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں پہلا مسلمان ہوں۔"

سیدھی راہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے بڑے خیر خواہ تھے، حضورؐ نے ہر طریق سے اُمت کو نیکی کی طرف بلایا۔ بھلائی کی دعوت دی اور سیدھی راہ بتائی۔ مثال کے طور پر آپ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور اس لکیر کے داہنے ترچھی لکیریں کھینچیں اور بائیں بھی ترچھی لکیریں کھینچیں۔ اس طرح۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی راہ

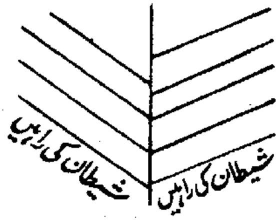

اس کی حدیث اس طرح ہے:

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطٰنٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ وَقَرَأَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ

(احمد، نسائی، دارمی)

• عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے (سمجھانے کے) لئے ایک (سیدھا) خط کھینچا، پھر فرمایا: یہ راہ اللہ کی ہے (یعنی اللہ کے پاس پہنچانے والی ہے) پھر آپ نے اس (سیدھے) خط کے دائیں اور بائیں چند (ترچھے) خط کھینچے، اور فرمایا: یہ راہیں ہیں۔ ان میں سے ہر راہ پر شیطان ہے پکارتا ہے اس راہ کی طرف۔ پھر آپ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی: وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ: اور تحقیق یہ ہے راہ میری سیدھی، پس پیروی کرو اس کی۔" یعنی حضورؐ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور اس کے داہنے اور بائیں کئی ترچھی لکیریں کھینچیں۔ پھر درمیانی لکیر پر دستِ مبارک رکھ کر فرمایا: یہ راہ اللہ کی ہے اور ترچھی راہوں کو شیطانوں کی راہیں فرما کر یہ آیت پڑھی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (پ ۶ ع ۶) الانعام

اور (خدا نے فرمایا) کہ یہی (پیغمبر کی تابعداری) ہے، راہ سیدھی میری، پس چلو اسی پر، اور مت چلو اور راہوں پر، کر (یہ راہیں) تم کو خدا کی راہ سے (بھٹکا کر) تتر بتر کر دیں گی یہ بات (نصیحت) کی ہے کہ حکم دیتا ہے خدا تم کو ساتھ اس کے تاکہ تم (جہنم سے) بچ جاؤ۔"

حضورؐ نے درمیانی لکیر کو سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ کہا: یعنی وہ اللہ کے پاس پہنچانے والی ہے یہی نجات پانے والوں ـ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوکاروں کی راہ ہے۔

قرآن حکیم:

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ الاحقاف پ

ترجمہ:

کہہ دیجئے۔ بھلا دیکھو تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں اُن کا کوئی حصہ ہے میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علم جو چلا آتا ہو لاؤ اگر تم سچے ہو۔ اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اُس کو پکارے جو قیامت تک اُس کی پکار نہ سن سکے اور وہ اُن کے پکارنے کی خبر تک نہیں رکھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجات کی صرف ایک ہی راہ ہے

اللہ کے بندو! بربادی سے بچنے کی صرف ایک راہ ہے اور وہ یہ کہ:۔
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اپنے آپ کو شرک کی گندگی سے یکسر پاک کرلو۔
نیک عمل اختیار کرتے رہو یہاں تک کہ اپنے مالک سے جا ملو، کھلی اور صاف اور واضح تبلیغِ دین کا فریضہ ادا کرو۔ دنیا کی تاریخ میں جتنی قومیں برباد ہوئی ہیں انکی اصلی خرابی شرک تھی اور آج ہماری مسلم قوم بھی اسی چیز کی وجہ سے بربادی کے کنارے تک پہنچ گئی ہے۔
یاد رکھو! کہ عقیدہ کے اندر معمولی سے معمولی خرابی بھی ناقابلِ معافی جرم ہے، اسکے علاوہ اعمال کی ساری خرابیاں انشاءاللہ معاف ہو جائیں گی۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں شرک کو ہرگز معاف نہ کروں گا، اسکے علاوہ ہر خرابی کو جس شخص کے لئے چاہوں گا معاف کر دوں گا۔
پروردگارِ عالم کو سب سے زیادہ نفرت اِس بات سے ہے کہ اس کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا جائے یا اس کو چھوڑ کر کسی اور کو حاجت روا اور مشکل کشا مان لیا جائے اِس بات کو وہ ظلم عظیم کا نام دیتا ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں مذکور ہے:۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ (لقمان ۱۳ پ ۲۱)

حق یہ ہے کہ شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔
حاریہ ہے کہ جو شخص بھی اس نجاست میں لت پت ہو کر بغیر توبہ کے مر جائے اسکو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہ کرے گا اور وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتا رہے گا چاہے اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازوں پر نمازیں پڑھی ہوں، روزوں پر روزے رکھے ہوں اور حج پہ حج کئے ہوں قرآن کی بے شمار آیتیں اس پر گواہ ہیں۔ یہ آیت ملاحظہ فرمائیے:۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ

(النسآء ۱۶ پارہ ۵)

ترجمہ: "اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے۔ اس کے سوا سب کچھ معاف ہوسکتا ہے جس کو وہ معاف کرنا چاہے"۔

اس آیت سے مسلمانوں کو سبق سیکھنا چاہیے اور جو کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور عقائد واعمال میں شرک بھی رکھتے ہیں۔ انہیں لرز جانا اور کانپ جانا چاہیے اور موت سے پہلے پہلے ہر قسم کے شرک سے توبہ کر کے قرآن و حدیث کی پیش کردہ توحید پر ایمان لے آنا چاہیے۔ آپ حیران ہوں گے کہ مسلمان بھی شرک کرتے ہیں؟ جی ہاں! مسلمان کلمہ گو شرک کرتے ہیں۔ اور بعض تو اشراک باللہ میں مشرکین مکہ کے کان کترلیتے ہیں۔

قرآن میں فرمایا:۔ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ○

(پارہ ۱۳ رکوع ۶)

ترجمہ: "اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود شرک کرتے ہیں"۔

اس خدا کے فرمان سے معلوم ہوا کہ مؤمن مشرک بھی ہوتے ہیں اور ان کی اکثریت ہے پھر سب مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے۔ اپنے عقائد اور اعمال کا قرآن و حدیث کی روشنی میں جائزہ لینا۔ اپنے اعمال اور اسلام کو اسلامی توحید کی کسوٹی پر جانچنا، اور جانچنے پرکھنے میں خوب بال کی کھال اتارنی چاہیے تاکہ شرک کی پوری پوری پہچان اور توحید کی اچھی طرح شناخت ہو جائے۔ دوئی کی تاریک رات اور وحدت کے روز روشن میں شبہ نہ رہے، اشراک باللہ کا آتش بار دوزخ اور توحید الٰہی کی بہار آفریں جنت، دونوں آنکھوں کے سامنے آجائیں، اور ناظرین کلمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی لاج رکھتے ہوئے علیٰ وجہ البصیرت توحید، قرآنی توحید کو اپنائیں، شرک کے آتش زار سے بچیں، اپنے معتقدات و عبادات کو مُخلِصِینَ لَہُ الدِّینَ کے تقاضوں سے پورا کریں۔

شرک سے اللہ تعالیٰ اس قدر بیزار ہے کہ سورۃ انعام میں اٹھارہ برگزیدہ انبیاء کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اگر ان میں سے کہیں کوئی شرک کر بیٹھتا تو انکے سارے اعمال غارت ہو جاتے۔

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (الانعام ۸۸ پ ۷)

ترجمہ: "لیکن اگر ان لوگوں (انبیاء) نے شرک کیا ہوتا تو ان سب کا کیا کرایا غارت ہو جاتا۔"

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم کو اور تم سے پہلے سارے گذرے ہوئے انبیاء کو وحی بھیج کر بتلایا گیا ہے کہ:۔

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (آیت ۶۵ الزمر پ ۲۴)

ترجمہ: اگر (بالفرض محال) تم نے شرک کیا تو تمہارا سرمایہ عمل ضائع ہو جائے گا اور تم دیوالیہ ہو جاؤ گے اور فرمایا:۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ○ (سورۃ روم آیت ۴۲ پ ۲۱)

ترجمہ: ان سے کہو کہ زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ تم سے پہلے کتنی ہی بستیاں تھیں کہ آخر کار تہس نہس کر ڈالی گئیں (ان کا جرم یہی تو تھا) کہ ان کی اکثریت مشرک بن گئی تھی۔ (سورۃ روم آیت ۴۲)

خدا گواہ کہ ذلت و بربادی سے ہمکنار اس ملت کے لئے صرف ایک ہی راہِ نجات ہے اور وہ یہ کہ اس کے سچے فرزند اٹھیں اور پکاریں کہ دنیا چند روزہ ہے۔ آخرت کی کامیابی کے حصول کی فکر کرو۔ شرک سے بچو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ الٰہی خوب ہوشیار ہو کر سُنیئے

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ (سورہ النحل پ ۱۴، آیت ۲۰-۲۱)

ترجمہ: "اور اللہ کے علاوہ دوسری ہستیاں جن کو لوگ (حاجت روائی کے لئے) پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہیں بلکہ خود مخلوق ہیں۔ موت کے بعد وہ بالکل مُردہ ہیں (ان میں جان کی رمق تک نہیں ہے) انہیں اپنے متعلق بھی یہ تک معلوم نہیں کہ وہ کب (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے۔"

اس ارشاد میں کسی کا کوئی استثنیٰ نہیں، نہ انبیاء کا اور نہ اولیاء کا، اور جب وفات کے بعد کسی میں بھی جان کی ایک رمق بھی باقی نہیں رہتی پھر حیاتِ سماع اور عرضِ اعمال کا اثبات کیسا، کتنے انبیاء ایسے ہیں جن کو حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے پکارا گیا ہے۔ اگر انبیاء کی کوئی خصوصیت ہوتی تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو بیان کر دیتا اور اس طرح عام اعلان نہ فرماتا کہ کسی مرنے والے میں بھی جان کی رمق تک باقی نہیں رہتی۔

اہلِ حق پر لازم ہے کہ وہ اس مسئلہ کو پوری طرح دنیا والوں پر واضح کر دیں تاکہ جو زندہ رہے وہ حقیقت کو جان کر زندہ رہے اور جو مرے وہ انجان بنکر نہ مرے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت ہی وہ کسوٹی ہے جو کھرا اور کھوٹا چھانٹ کر الگ کر سکتی ہے۔ اسی لئے سب سے پہلے قرآن کی باتیں بتائی جا رہی ہیں۔

کان کھول کر سُنیئے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَـيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ (آل عمران۔ آیت ۱۴۴۔ پ ۴)

ترجمہ: "یعنی محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول گذرے ہیں بس کیا اگر یہ مرجائیں یا شہید کر دئے جائیں تو تم اُلٹے پیروں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پیروں پھر جائے وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے شکر گذار بندوں کو جزا دے کر رہے گا۔

غور فرمائیے کیا قبر والوں کے ساتھ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ ہم کو اِسلام سے اُلٹے پاؤں کفر شرک میں نہیں لے آیا۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے قرآن حکیم کو پس پشت ڈالدیا ہے نہ خود ہی قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ اللہ کی کتاب ہے ہمارے سمجھنے کی چیز نہیں ہے یہ کام مُلّاؤں مولوی لوگوں کا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم اندھیرے غار میں گرے چلے جارہے ہیں اُلٹی سیدھی روایتوں کو جو کوئی جس طرح چاہتا ہے لوگوں کو سُنا کر اس راہ پر چلا دیتا ہے حالانکہ ہمارے غور کرنے کے لئے پہلی چیز کلام اللہ ہے جس میں کھلی کھلی صاف توحید موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اتمامِ حجّت کے لئے دنیا کی زبانوں میں اس کے ترجمے شائع فرما رہے ہیں۔

اللہ کے رسول محمّد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ارشاد فرما گئے کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ ایک کتابُ اللہ اور دوسری میری سنّت جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے توحید اور دین کی باتیں کھول کھول کر بیان فرما دی ہیں جو حق کو تلاش کرنے کی جستجو رکھتا ہو وہ اس کے مطالعہ سے حق کو پالیتا ہے۔ ہم نے اِن ہی دو چیزوں کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرلی ہے۔

بھائیو! اللہ تعالیٰ کو شرک کسی بھی حالت میں گوارا نہیں ہے اسلئے جو روایت بھی کوئی بیان کرے وہ کلام اللہ سے مختلف ہو وہ ہرگز قابلِ قبول نہیں۔

یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ احادیث جمع کرنے والے امام کبھی صحیح، حسن، ضعیف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع (بناوٹی) ساری قسم کی روایتوں کو اُمت کی معلومات کے لئے لکھ دیتے ہیں اور اُس کے بعد اُن روایتوں کی جو حیثیت ہوتی ہے اُس کو بھی بیان کر دیتے ہیں، ظلم تو وہ لوگ کرتے ہیں جو روایت تو لکھ دیتے ہیں مگر جو تبصرہ محدث نے کیا تھا چھوڑ دیتے ہیں اور بعض اوقات یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ یہ روایت فلاں شخص سے فلاں حدیث کی کتاب میں موجود ہے۔ مگر اُس راوی کی حیثیت تسلیم شدہ یا غیر معتبر ہونے کا کوئی ذکر نہیں کرتا. اس طرح امت کی گمراہی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ حدیث کا اصول یہ ہے کہ سندِ حدیث کے لئے یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ حدیث کہاں سے ملی اور کس کس نے یہ روایت کی اور ان میں جو راوی ہیں ان کے کردار مشکوک تو نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بے شمار پیغمبر دنیا والوں کے لئے بھیجے، سب کی تعلیم کی پہلی بات یہ ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اسی سے مانگو، اسی کو پکارو، اس کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

اِسلام کی سب سے پہلی تعلیم یہی ہے کہ شرک سے بچے اور توحید پر قائم رہے، اگر آدمی توحید پر مضبوط رہا تو اس کے اعمالِ حسنہ خدا کے نزدیک مقبول ورنہ سب مردود اور اکارت ہو گئے۔ اس لئے ایک مختصر معیارِ توحید پیشِ خدمت ہے جس پر معمولی غور کرنے سے ہر ایک شخص شرک کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

معیارِ توحید

اوّل: اللہ وحدہٗ لاشریک اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ نزدیک ہے، وہ محض اپنے فضل وکرم سے بغیر کسی وسیلہ، واسطہ اور ذریعہ کے سب کی پکار سنتا ہے، سب کا نگہبان ہے ہر جگہ ہر حال میں حاضر و ناظر رہتا اور ہر چیز کی خواہ وہ دُور ہو یا نزدیک چھپی ہو کھلی، اندھیرے میں ہو یا اجالے میں، آسمانوں میں یا زمینوں میں، پہاڑوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی چوٹی پر، سمندر کی تہہ میں خبر رکھنا اُسی کی شان ہے۔ اگر کوئی کسی نبی، ولی، پیر یا شہید کے ساتھ ایسا عقیدہ رکھے، اُٹھتے بیٹھتے ہر دم اس کا نام جپے، نزدیک یا دُور سے اس کو پکارے، مصیبت کے وقت اس کی دُہائی دے، دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے، اس کے نام کا ختم پڑھے، اس کی صورت کا تصوّر باندھے، اُس کو واقف رازِ خفی و جلی جانے وہ شخص مشرک ہو جاتا ہے۔ یہ شرک فی العلم ہے۔

مالکِ حقیقی کا حال تو یہ ہے کہ وہ انسان سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے،

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ (سورۃ قٓ آیت ۱۶ پ ۲۶)

ترجمہ: ''ہم نے انسان کو بنایا ہے اور ہم جانتے ہیں جو باتیں اُس کے جی میں آتی ہیں اور ہم اُس سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔''

خُدا کا پیغام بندوں کے نام

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝۱۸۶ (پ ۲ البقرہ ع ۷)

ترجمہ: (اے پیغمبر) جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو (میری طرف سے ان سے کہہ دو کہ) میں (ان کے) پاس ہوں، جب کبھی کوئی مجھ سے دعا کرے تو میں (ہر ایک) دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں پھر ان کو چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور (عقیدہ توحید کے ساتھ) مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھے رستے لگ جائیں۔

مُلاحظہ: اس آیت میں خدا نے کس محبّت، اُلفت اور پیار سے اپنے بندوں کو بالراست اپنی طرف بلایا ہے۔ بغیر کسی وسیلے، واسطے اور ''سیڑھی'' کے اپنی جناب میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کرنے کو کہا ہے، اپنے پیارے بجود اور وحدہٗ لاشریک معبود کا محبت بھرا پیغام سُنا ہے؟ حضورؐ کو فرمایا کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں کہ خدا دُور ہے یا نزدیک، اُسے اونچی آواز سے پکاریں یا آہستہ، براہِ راست پکاریں یا وسیلوں سے؟ تو ان کو میرا پیغام دے دو: فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کہ مَیں اپنے ہر بندے کے قریب ہوں، اسکے پاس ہوں، ہر وقت نزدیک موجود اور حاضر ناظر ہوں، جب بھی میرے بندے مجھے پکاریں بلائیں میرے آگے دعا کریں بغیر کسی ذریعے، وسیلے اور واسطے کے، براہِ راست اُن کی دعاؤں، پکاروں کو سنتا اور قبول کرتا ہوں، میرے دربار میں نہ کوئی سیڑھی ہے، نہ کوئی چپڑاسی، منشی، متصدی اور اہلکار ہے جو سائلوں، مدعیوں اور مستغیثوں کی راہ روک کر بیٹھے ہوں۔ خود فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (نمل۔ پارہ ۲۰۔ رکوع ۱)

ترجمہ: بھلا کون ہے جو بے قرار کی سُنتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور تکلیف کو دُور کرتا ہے۔ اور تم کو زمین پر ایک کے بعد دوسرے کو بسائے۔ (ایسا کون کر سکتا ہے) کیا کوئی اور معبود بھی اللہ کے ساتھ ہے۔ (ہرگز نہیں) بلکہ تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

اور فرمایا:۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝ (پ ۲۴۔ المومن۔ رکوع ۱۱)

ترجمہ: (براہ راست) پکارو مجھ کو، قبول کروں گا تمہارے لئے۔ بیشک وہ لوگ جو میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں، وہ بہت جلد جہنم میں داخل ہوں گے۔

یہاں اس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ اس سے مانگنا عبادت ہے جو اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں مانگتا اس پر غصہ ہے۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ (سورہ اعراف آیت ۵۵)

ترجمہ: پکارو رب اپنے کو عاجزی سے اور چپکے۔

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ (سورہ اعراف آیت ۵۶)

ترجمہ: اور پکارو اسکو (اسکے عذاب کے) خوف سے اور (اس کی رحمت کی) امید سے۔

مسلمان بھائیو! غور کرو کہ خدا تو کہتا ہے کہ میں پکارنے والے کی ہر پکار کو قریب اور پاس ہونے کی صورت میں خود آپ سنتا اور جواب دیتا ہوں، لیکن برہمنیت اور پاپائیت کہتی ہے کہ جب تک برہمن اور پوپ کا دامن توسّل نہ پکڑو گے۔ نہ خدا تمہاری سُنے گا اور نہ جواب دے گا جب تک پیر خوش نہ ہوگا، خدا راضی نہ ہوگا۔ مرشد مہربان نہ ہوگا، خدا رحم نہ کرے گا۔ ولیوں، بزرگوں اور شہیدوں کی منظوری میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا راز مضمر ہے۔ یاد رکھیں یہ عقیدہ فاسد سراسر قرآنی تعلیم کے منافی ہے۔ درحقیقت خدائے سمیع و مجیب اور اس کی مخلوق کی دعا و پکار کے درمیان کوئی در و دیوار اور اوٹ و آڑ اور پردہ نہیں ہے۔

دفتری کارروائی کا طلسم

خدا تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر قوم ثمود کی طرف بھیجا، وہ لوگ سمجھتے تھے کہ جس طرح بادشاہوں، راجاؤں، نوابوں سے کوئی رعایا کا آدمی براہِ راست نہیں مل سکتا اور نہ ہی اپنی فریاد اور درخواست سیدھی پہنچا سکتا ہے، بلکہ شاہی دربار تک عوام کی رسائی اور ان کی درخواست کا پہنچنا درجہ بدرجہ توسّل ہو سکتا ہے۔ دفتری کارروائی لازمی ہے، اسی طرح خدا بھی بزرگوں کے وسیلے سنتا اور مانتا ہے۔ خدا کی جناب میں ضرور سفارشی ہیں، اس کا مقرب بنا دینے والے اس کے پیارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کی روحیں ان کے بتوں میں آتی ہیں برحق ہیں۔ اس عقیدے کے ابطال کے لئے حضرت صالحؑ نے ان سے برملا کہا:۔

یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝ پ ۱۲، سورۂ ھود

ترجمہ: بھائیو! اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرو اس کے سوا کوئی (حاجت روا اور مشکل کشا) معبود نہیں، اسی نے تم کو زمین (کی مٹی) سے بنا کر کھڑا کیا اور اسی میں تم کو بسایا، پھر اسی سے (جو ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے) بخشش مانگو اور (آئندہ بھی) اسی کی جناب میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار (ہر ایک کے) پاس ہے (سب کی سنتا اور دعا) قبول کرتا ہے۔

غور فرمائیں کہ اس آیت میں حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرنے پر توجہ دلائی۔ اسی کے در پر جھکنے کی تعلیم دی، بغیر اپنے واسطے، وسیلے کے سیدھا اس کو پکارنے، بلانے، دعا کرنے، بخشش مانگنے اور تا زیست اس کے در اجابت کو توبہ کی دستک دینے کا حکم دیا، اور اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ کی ضرب سے صنموں، وثنوں، تھانوں، مکانوں، تمثالوں، چلّوں، قدموں، تبرکوں، روضوں اور مزاروں کی دفتری کارروائی کا طلسم توڑ کر رکھ دیا۔ بیشک رب میرا ہر ایک کے قریب اور اس کی گریہ وزاری کا مجیب ہے۔

افسوس! سمیع و علیم اور قریب و مجیب خدا کے لئے لوگوں نے مثالیں تصنیف کیں، کہاوتیں گھڑیں، اور ان مثالوں اور کہاوتوں کی اوٹ میں خدا کے "گماشتے" اور "مختار کار" بٹھا دئے۔ "ایجنسیاں" کھول لیں۔ کمیشن اور آڑھت کا کاروبار شروع کر دیا۔

دوم: اپنے ارادے سے تصرف کرنا، اپنا حکم جاری کرنا، اپنی خوشی سے مارنا جلانا، رزق کی کشادگی یا تنگی، تندرستی یا بیماری، خوشی یا غمی، قحط یا ارزانی، اقبال یا ادبار،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح یا شکست، مشکل کشائی، حاجت روائی سب کچھ اُسی قادر قیّوم کے قبضۂ قدرت میں ہے اور کسی کے نہیں، اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی، ولی، پیر، شہید، غوث، قطب کو بھی عالم میں تصرّف کرنے کی قدرت از خود ہے یا اللہ پاک نے ایسی قدرت ان کو بخشی ہے وہ شخص از رُوئے کتابُ اللہ و حدیثِ رسُول اللہ مُشرک ہو جاتا ہے۔ یہ "شرک فی التصرف" ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل آیات پر غور کیجئے کہ مصائب و نوائب میں کون پکارے جانے کے لائق ہے۔

(۱) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (پ ۱۔ ع ۱۔ فاتحہ)

(۲) وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ (پ ۱ ع ۱۳۔ بقرۃ)

(۳) اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ ۲۔ ع ۷۔ بقرۃ)

(۴) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (پ ۳۔ ع ۲۔ بقرۃ)

(۵) تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ (پ ۳۔ ع ۱۱۔ آل عمران

(۶) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ (پ ۲۰ ع ۱۔ نمل)

(۷) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ (پ ۱۹ ع ۹۔ سورۃ الشعراء)

(۸) یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ (پ ۲۵۔ ع ۶۔ شوریٰ)

(۹) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ (پ ۱۲۔ ع ۱۔ ھود)

(۱۰) اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ (پ ۲۴۔ ع ۳۔ سورۃ الزمر)

(۱۱) یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ (پ ۲۲۔ ع ۱۵۔ سورۃ فاطر)

(۱۲) یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پ ۲۷۔ ع ۱۲۔ سورۃ رحمٰن)

(۱۳) اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا۔ (پ ۱۶۔ ع ۹۔ مریم)

(۱۴) اِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (پ ۴۔ ع ۱۔ سورۃ آل عمران)

(۱۵) مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا۔ (پ ۱۲۔ ع ۵۔ سورۃ ھود)

(۱۶) وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پ ۱۳۔ ع ۸۔ سورۃ رعد)

(۱۷) اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ (پ ۱۳۔ ع ۸۔ سورۃ رعد)

(۱۸) مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ (پ ۴۔ ع ۴۔ آل عمران)

(۱۹) قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا۔ (پ ۲۹ ع ۱۲ سورۃ جن)

(۲۰) اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ (پ ۲۱۔ ع ۲۔ سورۃ عنکبوت)

(۲۱) قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (پ ۲۹۔ ع ۱۲۔ سورۃ جن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات کا مفہوم

(۱) عبادت اور استعانت کے لئے صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ہے۔
(۳) وہ پکارنے والے کی پکار اور دعا کو (براہ راست) قبول کرتا ہے۔
(۴) اس کی اجازت حاصل کئے بغیر کوئی اس کی جناب میں سفارش نہیں کرسکتا۔
(۵) وہ جس کو چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے چھین لے۔
(۶) بے قراروں کی دعاؤں کو سننے والا اور بے قراریوں اور بے چینیوں کو دور کرنے والا وہی خالق لایزال ہے۔
(۷) بیماروں کی شفاء اسی کے ہاتھ میں ہے۔
(۸) اولاد صرف وہی بخشتا ہے جسکو چاہے بیٹا دیتا ہے جس کو چاہے بیٹی دیتا ہے۔
(۹) سب کو رزق اور روزی بھی وہی دیتا ہے۔
(۱۰) ہر چیز کا وہ خالق برحق ہے۔
(۱۱) تمام پیغمبر، ولی، بزرگ، شہید، قطب، ابدال اسکے در کے گدا ہیں۔
(۱۲) جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے سب اسکے در کے سوالی اور بھکاری ہیں۔
(۱۳) آسمانوں اور زمین میں ہر شخص اللہ رحمٰن کے پاس غلام ہونے کی حیثیت رکھتا ہے، غلامی کا ہی دم بھرتا ہے۔
(۱۴) وہ ذاتِ پاک تمام مخلوق سے بے نیاز ہے۔
(۱۵) سب کی چوٹیاں اور پیشانیاں غالب خدا کے قبضے میں ہیں۔
(۱۶) آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق اسکے آگے سرنگوں ہے۔
(۱۷) وہ کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی روکنے والا نہیں۔
(۱۸) کامیابیاں اور کامرانیاں اور فتح کی شادمانیاں اسی کی طرف سے آتی ہیں۔
(۱۹) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی مصائب و آلام سے بچاؤ کیلئے صرف اللہ ہی کی جناب پناہ گاہ ہے
(۲۰) روزی کی تنگی اور کشادگی خدا کے بس میں ہے۔
(۲۱) جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بھی کسی کو ضرر اور بھلائی پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیثِ نبویہ اور شرک

- معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : بندوں پر اللہ تعالیٰ کے کچھ حقوق ہیں اور اسی طرح بندوں کے کچھ حقوق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ :

((ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئًا))

کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ اور بندوں کا حق اللہ کے ذمے یہ ہے کہ :

((لا یعذب من لا یشرك بہ شیئًا))

"جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو اسے عذاب نہ دے۔"

[بخاری ج ۲ ص ۸۸۲، مسلم ج ۱ ص ۴۴، مسند ابی عوانہ ج ۱ ص ۱۶]

- عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میرے ہاتھ پر بیعت کرو لیکن شرط یہ ہے کہ :

((ان لا تشرکوا باللّٰہ شیئًا)) الحدیث

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔"

[بخاری ج ۱ ص ۷، مسلم ج ۲ ص ۷۳]

- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں :

((فیغفر لکل عبد لا یشرك باللّٰہ شیئًا الا رجل کانت بینہ و بین اخیہ شحناءُ)) الحدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تو جو آدمی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا اُس کی بخشش کر دی جاتی ہے مگر وہ شخص بخشا نہیں جاتا جس کا کسی بھائی کے ساتھ (بلا عذرِ شرعی) بغض ہو۔ فرشتوں کو کہا جاتا ہے ان دونوں کا معاملہ مؤخر کر دو یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں۔" [مسلم ج ۲ ص ۳۱۷' مسند طیالسی ص ۳۱۶]

- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

((ان تدعوا اللّٰه ندًّا وهو خلقك))

"تُو اللہ کے لیے کسی شریک کو پکارے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔"

[بخاری کتاب الدیات، مسلم کتاب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ (۴۹)]

- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر تھے تو آپؐ نے انھیں فرمایا:

((اذا سألت فاسئل اللّٰه واذا استعنت فاستعن باللّٰه))

"جب بھی سوال کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگ۔" [مسند احمد ۱/ ۲۹۳' ۳۰۳' مشکوٰۃ (۵۳۰۲)]

- ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتى بالمشركين وحتى تعبد قبائل من امتى الاوثان))

"اتنی دیر تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری اُمت کے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ نہ مل جائیں اور یہاں تک کہ میری اُمت کے قبائل بتوں کی عبادت کریں گے۔"

[ابوداؤد کتاب الفتن (۴۲۵۲)' مسند احمد ج ۵ ص ۲۷۸' ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۱۳۰۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبریں اور اسلام

- ((عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن النبی ﷺ قال فی مرضہ الذی مات فیہ لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذُوا قبور انبیائھم مَساجد)) [صحیح بخاری ج اول ص ۱۷۷ مکتبہ رشیدیہ دہلی]

"عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس مرض میں رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللہ نے یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت فرمائی ہے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا۔"

- ((فقال اولئك اذا مات منھم الرجُل الصالح بنوا علی قبرہٖ مسجدًا ثم صوروا فیہ تلك الصور واولئكَ شرارُ الخلقِ عند اللہ)) [صحیح بخاری ج اول ص ۱۷۹ مکتبہ رشیدیہ دہلی]

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ جب ان میں سے کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجدیں بناتے اور پھر ان بزرگوں کی تصویریں بناتے۔ ایسا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام مخلوقات سے بدتر ہیں۔"

- ((عن ابی وائلٍ عن ابی الھیاج الاسدیِّ قال قال لی علی الا ابعثكَ علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ ﷺ ان لا تدع تمثالاً الا طمستہ ولا قبرًا مشرفًا الا سویتہٗ))

[صحیح مسلم ج اول ص ۳۱۲ اصح المطابع دہلی]

"حضرت ابی ہیاج اسدی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ کیا میں تجھے اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کام کے لیے مجھے رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے بھیجا تھا کہ ہر قسم کی تصویر کو مٹا دینا اور ہر اُونچی قبر کو گرا کر برابر کر دینا۔"

- ((عن جابر رضی اللہ عنہ قال نهى رسول الله ﷺ ان يجصص القبر وان يقعد عليه وان يُبنى عليه)) [مسلم ج اول ص ۳۱۲]
"حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے قبر پر عمارت بنانے اور چونہ گچ کرنے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔"

- ((عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لان يجلس احدكم على جمرةٍ فتحرق ثيابه فتخلص الى جلده خير له من ان يجلس على قبر)) [مسلم ص ۳۱۱]
"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر مجاورت کو سخت ناپسند فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ کسی شخص کا آگ کے انگارے پر بیٹھنا کہ اس کے کپڑے اور جسم جل جائے قبروں پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔"

- ((عن جابرٍ رضی اللہ عنہ يقول سمعت النبى ﷺ نهى ان يقعد على القبر وان يقصصّ و يبنى و زاد سليمٰن بن مُوسٰى اَوْ ان يكتب عليه)) [ابو داؤد ص ۱۰۴ ج دوم مطبع المجتبائی دہلی]
"حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے خود سنا کہ قبروں پر کتبے لگانا، عمارت بنانا، چونہ گچ کرنا اور ان پر بیٹھنے سے کلیتاً منع فرما دیا۔"

- ((عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ قال قاتل الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد)) [ابو داؤد ص ۱۰۴]
"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے یہودیوں کے حق میں ہلاکت کی بددعا کی کہ یہودیوں میں سے جنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا انھیں اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کرے۔"

- ((عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لان يجلس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ حتی تخلص الی جلدہ خیرٌ لہ من ان یجلس علی قبرٍ)) [ابوداؤد ص ۱۰۳ ج دوم]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر (روضے بنا کر) بیٹھنے کو سختی سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ قبروں پر بیٹھنے سے تو جلتی آگ پر بیٹھنا بہتر ہے۔"

- (قال رسول اللہ ﷺ لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا)) [ابوداؤد ص ۱۰۳ ج دوم]

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر نماز پڑھنے اور مجاورت سے قطعاً منع فرمایا۔"

- عن جابر رضی اللہ عنہ قال ((نہی رسول اللہ ﷺ ان تجصص القبور وان یکتب علیہا وان یبنی علیہا وان توطا))

[ترمذی ص ۱۲۵ جلد اول مطبع علیمی دھلی]

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو روندنے، کتبے لگانے یا چونہ گچ کرنے اور ہر قسم کی عمارت کھڑی کرنے سے کلیتاً منع فرما دیا۔"

- عن جابرٍ رضی اللہ عنہ قال ((نہی رسول اللہ ﷺ عن تقصیص القبور او یبنی علیہا او یجلسُ علیہا احد))

[نسائی ص ۲۰۵ جلد اول مطبع انصاری دہلی]

"جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبروں پر بیٹھنے، عمارت کھڑی کرنے اور ان پر چونہ وغیرہ لگانے سے اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بالکل منع فرمایا دیا ہے۔"

- عن ابی وائل عن ابی الھیاج قال قال علی الا ابعثك علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ ﷺ لا تدعن قبرًا مشرفًا الا سویتہ ولا صورۃً فی بیت الا طمستہا [نسائی ص ۲۰۵ جلد اوّل]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوہیاج کو بلا کر کہا کہ جس کام کے لیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اس کام کرنے کا میں تمھیں حکم دیتا ہوں کہ جو قبر تمھیں اُونچی نظر آئے اُسے گرا کر برابر کر دو اور ہر قسم کی تصویریں جو لوگوں نے اپنے گھروں میں لگا رکھی ہیں انھیں مٹا دو۔"

((عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد))

[موطا امام محمد ص ۱۷۲ المکتب رحیمیہ دیوبند]

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے حق میں ہلاکت کی بدعا فرمائی کیونکہ انھوں نے نبیوں کی قبروں پر عمارتیں کھڑی کر رکھی تھیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا فتویٰ

و يرفع القبر من الارضِ قدر شبرٍ و يرشُّ عليه الماء و يوضعُ عليه الحصا وان طين جاز وان جصنصَ كره

[غنیۃ الطالبین ص ۷۸۲ مترجم]

"اور قبر زمین سے ایک بالشت اونچی کی جائے اور اس پر پانی چھڑکا جائے اور اس پر سنگریزے رکھے جاویں اور اگر لیپ کریں تو جائز ہے اور چونا گچ کرنا مکروہ ہے۔"

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا فتویٰ

قال ابو حنيفه رحمہ اللہ ثنا شيخ لنا يرفعه الى النبى صلی اللہ علیہ وسلم انه نهى عن تربيع القبور و تحصيصها [فتح القدیر مع الھدایہ ۱/ ۲۹۱]

"امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اپنے اُستاد سے روایت کرتے ہیں اور ان کے استاد اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوشہ بنانے اور ان کو پختہ کرنے سے منع کیا ہے۔"

روی عن ابی حنیفة : قال لا یجصص القبر ولا یطین ولا یرفع علیہ بناء وسقف

"امام ابوحنیفہ" فرماتے ہیں کہ قبر پختہ نہ بنائی جائے اور نہ مٹی سے لیپی جائے اور نہ اس پر کوئی عمارت (قبہ، گنبد وغیرہ) کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ لگایا جائے۔" [فتاویٰ قاضی خان ۱/۱۳۹]

ویکرہ الاجر فی اللحد

"لحد میں پکی اینٹیں لگانا مکروہ ہے۔" [فتاویٰ قاضی خاں ۱/۱۳۹]

صاحب ھدایہ کا فتویٰ

و یکرہ الآجر والخشب لانھما لاحکام البناء والقبر موضع البلی

"پختہ اینٹوں اور لکڑی کا استعمال قبر پر مکروہ ہے۔ اس لیے کہ یہ چیزیں پائیداری اور پختگی کے لیے ہیں اور قبر تو ویران اور غیر آباد چیز ہے۔"

[الھدایہ مع الدرایہ ۱/ ۱۸۲، ۱۸۳]

صاحب قدروی حنفی کا فتویٰ

"یکرہ الآجر والخشب"

"قبروں پر پکی اینٹیں لگانا اور لکڑی سے کچھ بنانا مکروہ ہے۔"

[قدوری / ۳۵]

فتاویٰ عالمگیری

"قبر پر عمارت بنانا مکروہ ہے۔" [فتاویٰ عالمگیری اردو ۱/ ۲۶۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ شامی کا فتویٰ

"عن ابی حنیفة یکره ان یبنی علیه بناء من بیت أو قبة او نحو ذلك لما روی جابر ﷺ نهی رسول الله ﷺ عن تجصیص القبور وأن یکتب علیه وأن یبنی علیه۔"

"علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ سے مروی ہے کہ قبہ پر عمارت بنانا جیسے گھر یا قبہ یا اس طرح کی کوئی اور چیز مکروہ ہے اس لیے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ کرنے اور اس پر کتبہ لگانے اور عمارت بنانے سے منع کیا ہے۔"

[حاشیہ ابنِ عابدین الشامی ۲/ ۲۳۷]

سرخسی حنفی کا فتویٰ

"نهی عن تجصیص القبور۔"

"کہ رسول اللہ ﷺ نے پختہ قبر بنانے سے منع کیا۔" [المبسوط ۲/ ۶۲]

طحطاوی حنفی کا فتویٰ

امام طحطاوی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

"یفید أن ما ذکرهٗ مکروه تحریما۔"

"کہ پختہ قبر بنانے سے مُراد مکروہ تحریمی ہے۔" [حاشیہ الطحطاوی / ۳۳۵]

مولوی عبدالحی لکھنوی حنفی کا فتویٰ

"قبر پختہ بنانا مکروہ ہے۔" [مجموعہ فتاویٰ ۳/ ۶۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی ابو یوسفؒ کا فتویٰ

"یکرہ أن یجعل علی القبر علامة وأن یضع علی اللحد آجر وأن یجصص القبر۔"

"قبر پر کوئی علامت رکھنا اور لحد میں پختہ اینٹ لگانا اور پختہ قبر بنانا مکروہ ہے۔" [کتاب الآثار / ۸۴]

محمد بن حسن الشیبانی کا فتویٰ

"یکرہ أن یجصص أو یطین أو یجعل عندہ مسجد أو علم أو یکتب علیه ویکرہ الاجر أن یبنی علیه۔"

"قبر کو پختہ کرنا یا مٹی سے لیپنا یا اس کے پاس مسجد بنانا یا کوئی جھنڈا یا کتبہ لگانا مکروہ ہے اور پختہ اینٹ سے اس پر تعمیر کرنا بھی مکروہ ہے۔"

[حاشیہ کتاب الآثار لقاضی ابو یوسف / ۸۴]

علامہ التوربشتی کا فتویٰ

حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"یحتمل وجهین أحدهما البناء علی القبر بالحجارة وما یجری مجراها والآخر ان یضرب علیها خباء و نحوه و کلاهما منهی لعدم الفائدة فیه۔" [مرقاة شرح مشکوٰة ۴/ ۶۶]

"فرماتے ہیں کہ اس میں دو وجھوں کا احتمال ہے ایک یہ ہے کہ قبر پر پتھر لگانا یا جو اس کے قائم مقام ہے۔ دوسری یہ ہے کہ اس پر خیمہ وغیرہ لگانا اور یہ دونوں صورتیں عدمِ فائدہ کی وجہ سے ممنوع ہیں۔"

ملا علی قاری کا فتویٰ

"ویجب الهدم وان کان مسجدًا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اگرچہ اس پر مسجد بنی ہوئی ہے گرانا واجب ہے۔" [مرقاۃ ۴ / ۶۶]

علامہ ابنِ نجیم حنفی کا فتویٰ

"ولا یجصص القبر ولا یطین ولا یرفع علیه بناء۔"

[البحر الرائق ۴ / ۱۹۴]

"اور نہ قبر کو پختہ کیا جائے نہ اس کو لیپا جائے اور نہ اس پر کوئی عمارت بنائی جائے۔"

امام ابنِ حزم اندلسیؒ کا فتویٰ

"لا یحل أن یبنی القبر ولا أن یجصص ولا أن یزاد علی ترابه شیٔ ویهدم کل ذلك۔"

[مسئلہ نمبر ۱۵۷۷ المحلی الجزء الخامس ۵ / ۱۳۳]

"قبر پر عمارت تعمیر کرنا، اسے پختہ بنانا اور اس کی مٹی سے زائد ڈالنا حلال نہیں (علاوہ ازیں) یہ تمام اشیاء منہدم کردی جائیں۔"

قاضی ابراھیم حنفی کا فتویٰ

"القباب التی بنیت علی القبور یجب هدمها لانها اسست علی معصیة الرسول و مخالفته و کل بناء اسس علی معصیة الرسول و مخالفته فهو بالهدم اولٰی من المسجد الضرار۔"

[مجالس الابرار / ۱۲۹]

"ایسے قبے جو قبروں پر بنائے جاتے ہیں ان کو گرانا واجب ہے کیونکہ ان کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اور مخالفت پر ہے اور ہر وہ عمارت جس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور نافرمانی پر ہو اسے گرانا مسجد ضرار سے بھی بہتر ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ جعفری کا فتویٰ

"من جدد قبرا أو مثل مثالا فقد خرج من الاسلام۔"

"جو قبر کی تجدید کرے یا اس پر کوئی تصویر بنائے وہ اسلام سے خارج ہوگیا۔" [روایت نمبر ۵۷۸ الفقیہ من لا یحضرہ الفقیہ ۱/ ۱۲۰]

مولوی احمد رضا بریلوی کا فتویٰ

"بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طوافِ تعظیمی ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط منع ہے خصوصاً مزارات طیبہ اولیائے کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ کم از کم چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو یہی ادب ہے پھر تقبیل کیونکہ متصور ہے۔"

[احکامِ شریعت حصہ سوم ص ۲۳۴ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

"عن نافع أن ابن عمر كان يكره مسّ قبر النبي ﷺ"

[جزء محمد بن عاصم الثقفی الاصبہانی رقم ۲۷ ص ۱۰۶]

"نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کی قبر کو چھونا مکروہ سمجھتے تھے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوقِ والدین

قرآن و سُنّت کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور والدین کے ساتھ حُسن سلوک

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ○ ﴾ [البقرة : ۸۳]

”اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ اسی طرح قریبی رشتہ داروں' یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا' نمازیں قائم کرنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور تم منہ موڑنے والے ہو۔“

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے جو عہد و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا اس میں اول طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تاکید کی جو ہر نبی و رسول کی بنیادی اور اساسی دعوت رہی ہے۔ اس کے بعد والدین سے حسن سلوک کا حکم ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی بندگی ضروری ہے ایسے ہی والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اور ان سے اچھا سلوک کرنا بھی ضروری ہے۔

دوسرے مقام پر اللہ ربِّ ذوالجلال والاکرام نے ارشاد فرمایا :

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴾ [النساء : ٣٦]

"اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں' یتیموں' مسکینوں' قرابت دار ہمسائے' اجنبی ہمسائے' پہلو کے ساتھی' مسافر اور اپنے غلاموں کے ساتھ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں کرتا۔"

ایک اور مقام پر فرمایا :

﴿ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا..... الاية ﴾ [الانعام : ١٥١]

"کہہ دیجئے آؤ میں تم کو وہ چیز پڑھ کر سناؤں جس کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔"

اُف تک نہ کہو

ایک اور مقام پر فرمایا :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ ﴾

[بنی اسرائیل : ۲۳، ۲۴]

"اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا' اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا اور نہ انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی و محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا کہ انھوں نے بچپن میں مجھے پالا پوسا۔"

والدین اگر شرک کا حکم دیں تو؟

مزید فرمایا :

﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ [العنکبوت : ۸]

"اور ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے۔ ہاں! اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اُسے شریک کرلیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیے۔ تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے۔ پھر میں ہر اس چیز کے بارے میں جو تم کرتے تھے خبر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوں گا۔"

ایک اور مقام پر فرمایا :

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَّ فِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ○ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ ﴾ [لقمٰن : ۱۴، ۱۵]

"اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے۔ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے کہ تو میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر گزار بن جا۔ میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تُو میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تُو ان کا کہنا نہ مان۔ ہاں! دنیا میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کر اور اس کی راہ پر چلنا جو میری طرف رُجوع کرے پھر میری طرف ہی تمہارا لوٹنا ہے۔ تم جو کچھ کرتے ہو پھر میں تمہیں اسکی خبر دوں گا۔"

بچے کی پیدائش اور ماں کی تکلیف

مزید فرمایا :

﴿ وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَ وَضَعَتْهُ كُرْهًا وَ حَمْلُهُ وَ فِصٰلُهُ ثَلٰثُونَ شَهْرًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَ بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ○ ﴾ [الاحقاف : ۱۵]

"اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف برداشت کر کے پیٹ میں رکھا اور تکلیف جھیل کر جنم دیا۔ اس کا حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس ماہ ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی مضبوطی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار مجھے توفیق عنایت فرما کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی اور وہ نیک عمل کروں جسے تُو پسند کرتا ہے اور تُو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

نیک بخت اولاد

اِس کے بعد ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ○ وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ○ ﴾ [الاحقاف : ۱۶، ۱۷]

"یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی بُرائیوں سے درگزر کر لیتے ہیں (یہ) جنتی لوگوں میں سے ہیں۔ اس سچے وعدے کے مطابق جو اُن سے کیا جاتا تھا اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا تم سے میں تنگ آگیا ہوں تم مجھ سے یہی کہتے رہو گے کہ میں مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جاؤں گا۔ مجھ سے پہلے بھی بہت سے گروہ گزر چکے ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور اُس کو کہتے ہیں) تیرا بُرا ہو۔ تُو ایمان لے آ۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ جواب دیتا ہے یہ تو صرف پہلے لوگوں کے افسانے ہیں۔"

ان آیاتِ مقدسہ سے واضح ہوا کہ والدین کا مقام اللہ وحدہٗ لا شریک کے ہاں بہت زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کا ذکر کرنے کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا امر فرمایا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ماں کے ساتھ احسان کرنا باپ کی نسبت زیادہ اہم ہے کیونکہ ماں نے نو (۹) ماہ تک مسلسل اسے حمل کی حالت میں برداشت کیا۔ پھر ایامِ زچگی میں اور زیادہ تکالیف و مشقتیں برداشت کیں اور اسی طرح رضاعت کا بوجھ بھی ماں ہی برداشت کرتی ہے۔ بچّے کی ولادت کے بعد ماں بچّے کی تربیت اور پالنے پوسنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بچّے کا پیشاب' پاخانہ صاف کرنا اور اکثر اوقات جس جگہ بچّہ پیشاب کر دیتا ہے اُس جگہ پر خود سو جاتی ہے اور خشک جگہ پر بچّے کو سلا دیتی ہے یہ اس کی کمالِ شفقت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے حسن سلوک میں بھی باپ سے مقدم رکھا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ والدین اور احادیثِ نبویہ

ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے

- عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال : جاء رجلٌ اِلٰی رسول الله ﷺ فقال : من احقُّ الناس بحسن صحابتِي؟ قال : ((امّك)) قال : ثم من؟ قال : ((ثم اُمّكَ)) قال ثم من؟ قال : ((ثم امك)) قال : ثم من؟ قال : ((ثم ابوكَ))

[صحیح مسلم کتاب البر والصله باب بر الوالدین وانها احقّ به رقم الحدیث (۲۵۴۸)، بخاری کتاب الادب باب من احق الناسِ بحسن الصّحبة (۵۹۷۱)]

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے آکر دریافت کیا۔ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا : تیری ماں۔ اُس نے کہا : پھر کون؟ آپ نے فرمایا : تیری ماں۔ اُس نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اُس نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا : پھر تیرا باپ۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کی خدمت نہ کرکے جنت سے محروم رہنے والا بدبخت آدمی

عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ : رغم انفه ثم رغم انفه ثم رغم انفه قيل من يا رسول الله؟ قال : ((من ادرك والديه عند الكبر أحدهما او كليهما ثم لم يدخل الجنة)) [مسلم كتاب البر والصلة (٢٥٥١)]

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس آدمی کی ناک خاک آلود ہو پھر اس کی ناک خاک آلود ہو پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین دونوں یا ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پایا پھر (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہوا۔"

جنت ماں کی خدمت میں

عن عائشة قالت : قال رسول الله ﷺ : ((نمت فرأيتنى فى الجنّة فسمعت صوت قارئ يقرأ، فقلت : من هذا؟ قالوا : هذا حارثة بن النعمان، فقال لها رسول الله ﷺ : كذلك البر كذلك البرّ، و كان ابر الناس بأمه))

[مسند احمد ٦ / ١٥٢، ١٥٣، ١٦٧، مستدرك حاكم ٣ / ٢٠٨، شرح السنة ١٣ / ٧]

"عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا تو میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا تو میں نے ایک قاری کی قرأت کی آواز سنی۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو انھوں نے کہا یہ حارث h بن نعمان (رضی اللہ عنہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا : اطاعت شعاری اور خدمت ایسی ہی چیز ہے۔ اطاعت شعاری اور خدمت ایسی ہی چیز ہے اور حارثہ بن نعمان (رضی اللہ عنہ) سب لوگوں سے زیادہ اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے اور خدمت گزار تھے۔"

حسن سلوک کافر و مشرک ماں کا بھی حق ہے

❁ ((عن أسماء قالت : قدمت امی وھی مشرکة فی عھد قریشٍ ومدتھم اذعاھدوا النبی ﷺ مع ابیھا، فاستفتیتُ النبی ﷺ فقلت : إن امی قدمت وھی راغبةٌ أفاصل امی؟ قال : نعم، صلی امك))

[بخاری کتاب الادب (۵۹۷۹) و کتاب الھبة (۲۶۲۰)]

"اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے کہا : رسول اللہ ﷺ اور قریشِ مکہ کے (حدیبیہ والے) معاہدے کے درمیان میری مشرک ماں اپنے باپ کے ساتھ آئی تو میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ کچھ خواہش مند ہے کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا : ہاں! تُو اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔"

اللہ کی رضامندی باپ کی رضامندی میں

❁ عن عبداللہ بن عمرو قال : قال رسول اللہ ﷺ : ((رضی اللہ تعالی فی رضی الوالد و سخط اللہ فی سخط الوالد))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[الارشاد للخلیلی ۲ / ۶۱۷، ۶۱۸، ترمذی کتاب البر والصلہ ۳ / ۲۰۷، مستدرک حاکم ۴/۱۵۱، ۱۵۲، شرح السنۃ ۱۳ / ۱۲]

"عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔"

والدین کو گالیاں دینا گناہِ کبیرہ ہے

❁ عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ ((إنَّ من اكبر الكبائر أن يلعن الرجل والديه)) قيل: يا رسول الله، وكيف يلعن الرجل والديه؟ قال (يسبّ الرجل أبا الرجل فيسبّ اباه، ويسبّ امّه، فيسب امه))

[بخاری کتاب الادب باب لا یسب الرجل والدیہ (۵۹۷۳)]

"عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے۔ کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ آدمی اپنے والدین پر لعنت کیسے کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ اِس کے باپ کو گالی دیتا ہے یہ اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اِس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کی نافرمانی حرام ہے

عن المغيرة عن النبی ﷺ قال : ((إن الله حرَّم عقوق الامهات و منعًا وهاتِ و وأد البنات و كره لكم قيل و قال و كثرة السؤال و إضاعة المال))

[بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر (۵۹۷۵)]

"مغیرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا : یقیناً اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی کرنی' کنجوسی کرنی' گدائی کرنی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا حرام قرار دیا ہے اور قیل و قال' کثرتِ سوال اور مال کی بربادی کو مکروہ قرار دیا۔"

عن ابی بکرة قال قال رسول الله ﷺ : الا انبئكم بأ كبر الكبائر؟ ثلاثًا۔ قلنا : بلٰى يا رسول الله قال : ((الاشراك بالله و عقوق الوالدين)) الحديث

[بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر (۵۹۷۶)]

"ابو بکرة رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ سب سے بڑھ کر کبیرہ گناہ کونسا ہے؟ آپ نے تین بار کہا۔ ہم نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ؟ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کے ساتھ حُسن سلوک کرنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے تین غار والے آدمیوں کا قِصّہ بیان کیا ہے جن میں سے ایک نے کہا:

- ((اللهم إنَّهُ كان لي والدان شيخان كبيران ولي صِبْيَةٌ صغار كنت أرعى عليهم' فاذا رحتُ عليهم فحلبتُ بدأتُ بوالدَيَّ أسقيهما قبل ولدي وإنّه نأى بي الشجر فما أتيت حتّى أمسيتُ فوجدتهما قد ناما فحلبتُ كما كنتُ أحلبُ فجئت بالحِلاب فقمتُ عند رؤُسِهما أكره أن أُوقظهما من نومهما وأكرهُ أن أبدا بالصبيه قبلهما والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي و دأبهم حتّى طلع الفجر فإن كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا فرجةً نرى منها السمآءَ ففرج الله لهم فرجةً حتّى يرون منها السماءَ)) الحديث

[بخاری کتاب الادب باب إجابة دُعاء من برّ والديه (۵۹۷۴)]

"اے اللہ میرے والدین بڑے بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے جن کی نگرانی و سرپرستی میں ہی کیا کرتا تھا۔ شام کو جب میں واپس آتا اور دودھ دوھتا تو بچوں سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک روز اتفاقاً چارہ کی وجہ سے جب میں دور چلا گیا اور شام سے قبل واپس نہ آ سکا۔ واپس آیا تو دیکھا وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دوھا اور دودھ لے کر والدین کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ ان کو نیند سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیدار کرنا میں ناپسند کرتا تھا اور ان سے پہلے بچوں کو دودھ پلانا بھی ناپسند کرتا تھا اور بچے میرے قدموں پر چیخ چلا رہے تھے۔ صبح تک میری اور بچوں کی یہی کیفیت رہی۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا ہے تو ہمارے لیے اتنی کشادگی کر دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اتنی کشائش کر دی کہ وہ آسمان دیکھنے لگے۔"

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت اور حسن سلوک کرنے سے دُعا جلد قبول ہوتی ہے۔

ان آیات و احادیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت کرنا' ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور ان کے آگے اُف تک نہ کہنا فرض ہے اور تمام حالات میں خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر ان کی خدمت کرنا ضروری ہے۔ ہاں! اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور بغاوت کا حکم دیں تو ان کی وہ بات تسلیم نہیں کی جائے گی۔ جیسا کہ اوپر واضح کر دیا گیا ہے۔

نبی ﷺ کا بھی ارشادِ گرامی ہے:

- ((لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق))
"خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔"

[شرح السنة ۱۰/ ۴۴' مسند طیالسی (۸۵۶)]

اور آپ کا ایک اور ارشادِ گرامی ہے:

- ((لا طاعة فی معصية إنما الطاعة فی المعروف))
"نافرمانی میں اطاعت نہیں' اطاعت صرف نیکی میں ہے۔"

[شرح السنة ۱۰/ ۴۳' بخاری کتاب' اخبار الاحاد (۷۲۵۷) و کتاب المغازی ۴۳۴۰]

لہٰذا والدین اگر اللہ کی شریعت کی نافرمانی کا آمر دیں تو اس مسئلہ میں انکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت نہیں اور دیگر تمام اُمور میں والدین کی اطاعت و خدمت اور حسن سلوک فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں والدین کی خدمت کرنے کی صحیح توفیق عنایت فرمائے اور ان کے باعث ہمیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور ہمارے والدین کو بھی اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردے

کی

شرعی حیثیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُسن انتخاب

(۱) ابتدائیہ ۵۹

(۲) آیت حجاب ۷۰

(۳) موافقاتِ عمر رضی اللہ عنہ ۷۱

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ۷۲

(۵) حجاب کا حکم اور اس کی علت ۷۵

(۶) قابل غور نکتہ ۷۷

(۷) عورت کو گھر میں رہنے کا حکم ۷۸

(۸) عورت کی گھر میں نماز ۷۹

(۹) خوشبو لگا کر گھر سے نکلنے والی عورت ۸۱

(۱۰) جلباب کا حکم ۸۲

(۱۱) زینت کو چھپانے اور نظریں بچانے کا حکم ۸۶

(۱۲) آیت حجاب کا سن نزول ۸۷

(۱۳) اچانک نظر کا حکم ۸۸

(۱۴) غض بصر سے مستثنیٰ صورتیں ۸۹

(۱۵) شرمگاہوں کی حفاظت ۹۰

(۱۶) زینت کو چھپانے کا مفہوم ۹۲

(۱۷) بوڑھی عمر کی عورتوں کا حکم ۹۴

(۱۸) اشکال اور اُس کا ازالہ ۹۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۹)	چہرہ چھپانے کا معمول	۹۶
(۲۰)	پہلی دلیل	"
(۲۱)	دوسری دلیل	۹۷
(۲۲)	تیسری دلیل	۹۸
(۲۳)	غیر محرم مردوں سے خلوت اختیار کرنا	۹۹
(۲۴)	دیور یا جیٹھ وغیرہ سے خلوت حرام کیوں؟	۱۰۱
(۲۵)	علاماتِ قیامت	۱۰۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

اِنَّ الحمدَ للّٰہِ نحمدہٗ و نستعینہٗ و نستغفرہٗ و نعوذ باللہ من شرورِ انفسنا و من سیئات اعمالِنا من یھدہ اللّٰہُ فلا مضلَّ لہٗ و من یضلل فلا ھادی لہٗ و اشھد ان لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ وحدہٗ لا شریکَ لہٗ و اشھدُ انَّ محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ۔

اَمَّا بَعْدُ!

موجودہ دور میں فحاشی و عریانی' بے پردگی و بے حیائی' بد کرداری و بدگمانی' بد تمیزی و بے مروتی' بداخلاقی و بدچلنی' کڑوا پن' تندی و بد خوئی' طنز و تعریض' گالی گلوچ' جھوٹ' غیبت' چوری' ڈاکے و قتل و غارت' خونریزی اور وحشت و بربریت کا سیلاب عروج پر ہے۔

مسلمانوں کی اکثریت یہود و نصاریٰ کے نقال اور ان کے رسم و رواج کی دلدادہ (Fan) ہو چکی ہے اور معاشرتی و تمدنی آزادی کے خوگر قرآن و سنت کے احکام سے آزادی اور بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہر خاص و عام کسی نہ کسی کشمکش میں مبتلا ہے۔ یہودیت و نصرانیت کی تہذیب کا رنگ ان پر اتنا غالب ہو گیا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امریکی و برطانوی معاشرے کو اسلامی معاشرے اور اسلامی تہذیب و تمدن پر ترجیح (Priority) دیتے ہیں۔

اور ڈش انٹینا' ٹی وی' وی سی آر' بے حیائی پر مبنی کمپیوٹر سی ڈیز اور انٹرنیٹ پر غیر اخلاقی ویب سائیٹ جیسے آلات کے ذریعے سو فیصد قابل نفرت اور لائق تحقیر پروگرام نشر کر کے اُمت مسلمہ کی بیخ کنی کی جا رہی ہے اور مسلمانوں نے اپنے گھروں میں ایسی لعنتیں سجا کر غضب الٰہی کو دعوت دے رکھی ہے۔ ٹی وی اور وی سی آر کے ذریعے مسلمان ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کے ذہن بگاڑ کر انھیں شعائر اسلامیہ سے بیزار کیا جا رہا ہے اور ان کے قلوب و اذہان میں بے حجابی و ذہنی آوارگی کو پیوست کر کے تباہی کے دھانے پر لا کر کھڑا کیا جا رہا ہے۔

ہمارے سکولز' کالجز اور یونیورسٹیز میں پڑھانے والے اسلامیات کے اکثر پروفیسر حضرات بھی یہود و نصاریٰ کی تقلید کیے ہوئے ہیں اور بے شمار پروفیسرز ایسے ہیں جو قرآن و سُنّت کی تعلیم سے بالکل ناآشنا و نابلد ہیں اور جب بھی طلباء و طالبات کو لیکچر دیتے ہیں تو یہود و ہنود کی زبان بولتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے یہود و نصاریٰ کی زیر نگرانی اسلامیات کی ڈگریاں لی ہیں جس کی بنا پر وہ قرآن و سُنّت کو انھیں کی عینک لگا کر دیکھتے ہیں اور خود بھی گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❁ ((سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : ان اللہ لا یقبضُ العلم انتزاعا ینتزعه من العباد ولکن یقبضُ العلم بقبضِ العلماء حتی اذا لم یبق عالم اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر عِلم فضلوا واضلوا))

[بخاری (۱۰۰) کتاب العلم باب کیف یقبضُ العلم و کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب ما یذکر من ذم الرائی و تکلف القیاس (۷۳۰۷)' مسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كتاب العلم (٢٦٧٣)' مسند احمد ٥ / ٢٦٦' شرح السنة (١٤٧)]

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ (دین کا) علم بندوں سے چھین کر نہیں اٹھائے گا بلکہ علماء کو اٹھا کر علم اٹھا لے گا جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے' ان سے مسئلے پوچھیں گے' وہ بے علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے' دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

- ((عن انسٍ قال قال رسول الله ﷺ ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم و يثبت الجهل و يشرب الخمر و يظهر الزنا))

[بخاری كتاب العلم (٨٠)' مسلم كتاب العلم (٢٦٧١)' شرح السنة ١/ ٣١٥]

"انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کا اُٹھ جانا' جہالت کا جم جانا' شراب کا پیا جانا اور زنا کا ظہور' قیامت کی علامات سے ہے۔"

آج بعینہٖ یہی صورتحال ہے کہ بڑی بڑی ڈگریوں والے ایجوکیٹڈ اور کوالیفائیڈ' وکلاء و جج صاحبان تک دینی علوم سے ناآشنا اور کورے' کتاب و سنّت کی صحیح تفہیم سے محروم اور جہالت کا شکار ہیں۔ جب ایسے افراد سکولز' کالجز' اکیڈمیوں اور یونیورسٹیوں میں زیرِ تعلیم طلباء و طالبات کو تعلیم دیں گے تو اس کا نتیجہ صاف ظاہر ہے لادینی اور الحاد کے بغیر کیا ہو سکتا ہے۔

اور اسی لادینیت اور الحاد کا رزلٹ ہے کہ بیگم عابدہ حسین علیہا ما تستحقہ وزیر بہبود آبادی کا بیان اخبارات میں چھپا تھا کہ پردہ منافقت ہے۔ یہ ہمارے مُلک کی وزیر کے خبث باطن کا اظہار ہے اور یہودیت و عیسائیت کی مکمل عکاسی ہے اور ظاہر ہے برتن کے اندر جو کچھ ہو وہی باہر نکلتا ہے۔ جو دل ایمان کی دولت سے محروم اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی بغاوت سے بھرا ہوا ہو تو اس سے ایسے الفاظ کی ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توقع کی جا سکتی ہے۔

بہر صورت مختلف اقسام کے افراد اسلامی شعائر کو مسلنے اور بدنام کرنے کے درپے ہیں بالخصوص عورت کے حقوق کے نام پر قائم یہودی تنظیمیں' انجمنیں' ہیومن رائٹس کمیشن وغیرہ مسلم بیٹی کی حیاء کو اُتارنے میں سرفہرست ہیں۔ اسلام سے قبل بھی عورت کو بُری نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور اس پر انتہائی زہریلے اور ناقابل برداشت ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جاتے تھے۔ اسی وجہ سے اگر کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی تو وہ دوسرے لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا اور اندرونی غم و حزن' دُکھ و درد' کرب و زاری' آزردگی و رنجیدگی کے باعث اس کے چہرے کی رونقیں ماند پڑ جاتیں اور چہرہ سیاہ ہو جاتا تھا۔

قرآنِ حکیم نے ان کے حالات کا نقشہ اپنی مقدس آیات میں یوں کھینچا ہے :

﴿ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ ﴾ [النحل : ۵۸' ۵۹]

"اور ان میں سے جب کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی بشارت دی جائے تو اُس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے اِس بُری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے' سوچتا ہے کیا اس ذِلت کو لیے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دَبا دے؟ کیا ہی بُرے فیصلے کرتے ہیں۔"

دُوسرے مقام پر فرمایا :

﴿ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝ ﴾ [الزخرف : ۱۷' ۱۸]

اور جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خبر دی جائے جس کی مثال اس نے رحمٰن کے لیے بیان کی تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھٹنے لگتا ہے جو زیورات میں پلیں اور جھگڑے میں (اپنی بات) واضح نہ کر سکیں (اللہ کی بیٹیاں ہو سکتی ہیں)

ان ہر دو آیات سے معلوم ہوا کہ مشرکین جو اللہ کی ذات و صفات کے ساتھ شرک کرتے تھے اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت یہ بیان کی کہ جو مثال وہ رحمٰن کے لیے بیان کرتے ہیں اگر انھیں اس کی بشارت دی جائے تو غم و رنجیدگی کی بنا پر ان کے چہرے سیاہ پڑ جاتے ہیں کیونکہ اس معاشرے میں عورت کو ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا حتیٰ کہ اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو ایک سال تک وہ گندے جھونپڑے میں بدبو کے عالم میں پڑی رہتی۔ اور بہت برے کپڑے پہنتی اور خوشبو نہ لگاتی تھی۔ سال کے اختتام پر کوئی جانور' گدھا' بکری یا کوئی پرندہ لایا جاتا اور عورت اپنی شرمگاہ یا بدن کو اس سے ملتی تھی۔ وہ جانور فوراً مرجاتا تھا۔ پھر یہ عورت گھر سے باہر نکلتی تھی اور اس کے ہاتھ میں کچھ مینگنیاں دی جاتی تھیں وہ اپنے سر کے اوپر سے پیچھے کو وہ مینگنیاں پھینکتی تھی۔ اس کے بعد جو خوشبو چاہتی ملتی تھی۔

[بخاری کتاب الطلاق باب تُحِدُّ المتوفی عنها زوجها اربعة أشهر و عشرا]

اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

❁ ((ان امراة توفی زوجها فخشوا علی عینیها فاتوا رسول اللّٰہ ﷺ فاستاذنوه فی الکحل فقال لا تکتحل کانت احداکن تمکث فی شرا حلاسها او شر بیتها فاذا کان حولٌ فمر کلب رمت ببعرة فلا حتی تمضی اربعه اشهر و عشر)) [بخاری (۵۳۳۵)' مسلم (۶۰ / ۱۴۸۸)]

"ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا تو انھیں اس کی آنکھیں خراب ہونے کا خدشہ لاحق ہوا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت طلب کریں۔ آپ نے فرمایا: وہ سرمہ نہ لگائے (کیا وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت اچھی تھی جب) تم میں سے ہر کوئی اپنے بُرے لباس یا گندے جھونپڑے میں پڑی رہتی۔ جب سال کا عرصہ ہو جاتا' کتا گزرتا تو وہ اونٹ کی مینگنی پھینک کر مارتی تھی۔ وہ عورت سرمہ نہیں لگا سکتی تھی جب تک چار ماہ دس دن نہ گزر جاتے۔"

اِس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ دورِ جاہلیت میں عورت کا تقدس پامال کیا گیا تھا اور اس کے حقوق غصب کیے گئے۔ ہر طرح کا ظلم و ستم اس پر روا رکھا گیا حتیٰ کہ اگر اسے ایامِ ماہواری آجاتے تو وہ اس کے ہاتھ کا کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے۔

((عن انسٍ رضی اللہ عنہ ان الیھود کانت اذا حاضت المرأۃ فیھم لم یؤا کلوھا فقال النبی ﷺ اصنعوا کل شی الا النکاح))

[مسلم کتاب الحیض (۱۶)' مسند احمد ۳/ ۱۳۲' ابنِ ماجہ (۶۴۴)' التمھید ۳/ ۱۶۳]

"انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہودیوں میں سے کسی عورت کو ایامِ ماہواری آتے تو وہ اس کے ساتھ نہیں کھاتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجامعت کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔"

امام محمد بن اسمٰعیل الصنعانی الیمنی فرماتے ہیں:

"وقد کان الیھود لا یساکنون الحائضَ فی بیت واحد ولا یجامعونھا ولا یؤا کلونھا کما صرحت بہ روایۃ مسلم واما الاستمتاع منھن فقد اباحہ ھذا الحدیث۔"

[سبل السلام ۱/ ۲۳۳' ۲۳۴]

"یہودی حائضہ عورت کے ساتھ ایک گھر میں نہیں رہتے تھے اور نہ ہی اس سے مجامعت کرتے تھے اور نہ ہی اس کے ساتھ مل کر کھاتے تھے جیسا کہ مسلم کی حدیث نے اس بات کی وضاحت کی ہے بہرحال ان سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجامعت کے علاوہ فائدہ حاصل کرنے کو اس حدیث نے مباح قرار دیا ہے۔"

معلوم ہوا کہ یہودی عورت کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔ ایامِ ماہواری میں اس کے ساتھ گھر رہنا، کھانا پینا وغیرہ ترک کر دیتے اور اگر اس کا خاوند فوت ہو جاتا تو ایک سال کے لیے وہ گندے پھٹے پُرانے لباس میں گندی جھونپڑی میں رہتی لیکن جب اسلام آیا تو اس نے عورت کو تحفظ دیا چار لحاظ سے عورت کے مقام کو متعارف کرایا یعنی ماں، بہن، بیوی، بیٹی۔ ان ہر چار صورتوں میں عورت کو تحفظ دیا گیا اور اس کی عفت و عصمت، پاکبازی و پاکدامنی کا پورا لحاظ کیا گیا اور اس کا مسکن چادر و چار دیواری متعین کر دیا تاکہ یہ پردے میں اور گھر کے اندر رہ کر اپنی بھی حفاظت کرے اور اپنے بچوں کی بھی صحیح پرورش اور اسلامی منہج پر تربیت کر سکے۔ لیکن شیطان اور اس کے چیلوں کو یہ بات گوارا نہ ہوئی بلکہ وہ اوّل روز سے ہی عورت کے حیاء کی چادر کو تار تار کرنے کے درپے ہیں اور اس کی عفت مآبی و پاک دامنی کو داغدار کرنے کے لیے اس کو حدودِ شرعیہ سے نکال کر سربازار لائے اور جب عورت اپنی حدود سے خارج ہوتی ہے تو بہت بڑے فتنے کا باعث بنتی ہے۔ کئی خاندانوں کی بربادی، ہلاکت، تباہی، بے عزتی اور بدنامی کا سبب ہوتی ہے۔ عورت کا فتنہ انتہائی نقصان دہ ہے جیسا کہ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

❁ ((قال رسول اللّٰه ﷺ : ما ترکت بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء))

[بخاری کتاب النکاح (۵۰۹۶)، مسلم کتاب الذکر (۹۷ / ۲۷۴۰)]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پیچھے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ اور ضرر رساں فتنہ مردوں کے لیے اور کوئی نہیں چھوڑا۔"

اور ایک دوسری حدیث میں ہے:

❁ ((وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللّٰہ مستخلفکم فیھا فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء))

[مسلم (۲۷۴۲) کتاب الذکر والدُعاء]

" ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یقیناً دُنیا میٹھا سبزہ ہے اور یقیناً اللہ تمھیں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ دُنیا سے بچو اور عورتوں (کے فتنہ) سے بچو بے شک بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں سے پیدا ہوا۔"

❁ ((عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ قال ((کانت امرأۃ من بنی اسرائیل قصیرۃ تمشی مع امرأتین طویلتین فاتخذت رجلین من خشب و خاتمًا من ذھبٍ مُغلق مطبق ثم حشتہ مِسْکًا وھو أطیب الطیب فمرت بین المرأتین فلم یعرفوھا فقالت بیدہ ھٰکذا و نفض شعبۃ یدہ))

[صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب وغیرہ (۲۲۵۲) مع شرح النووی ۸/۱۵، مسند ابی یعلٰی (۱۲۹۳) ۲ / ۴۶۹، مسند احمد ۳ / ۴۰، ۴۶]

" ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک پست قد عورت تھی جو دو طویل قامت عورتوں کے ساتھ چلا کرتی تھی۔ تو اس نے دو لکڑی کے جوتے بنا کر پہن لیے اور ایک سونے کی خولدار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی۔ اس نے اس میں کستوری بھر دی جو کہ بڑی عمدہ خوشبو تھی۔ پھر وہ دونوں عورتوں کے درمیان چلی تو لوگوں نے اسے نہ پہچانا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ امام شعبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اس حدیث کے راوی ہیں انھوں نے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارے کے بارے میں بتلایا۔"

مسند ابی یعلیٰ میں ہے کہ وہ عورت جب مردوں کی مجلس کے پاس سے گزرتی تو اپنی انگوٹھی کا خول کھولتی تو خوشبو مہک جاتی۔

ان ہر دو احادیث سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل میں عورتوں کا فتنہ پہلا تھا جس کی بنا پر وہ قوم بُرائیوں میں ملوث ہوگئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کی عورتیں مہکنے والی خوشبوئیں لگا کر مجلسوں کے قریب سے گزرتی تھیں جس کی وجہ سے قوم کے افراد ان کی طرف متوجہ ہوتے اور مفاسد جنم لیتے۔ اور بسا اوقات اپنے آپ کو لمبا اور طویل قامت ظاہر کرنے کے لیے لمبی ایڑی والی جوتی پہن لیتی تھیں تاکہ لوگوں کی نظروں میں ٹھگنی معلوم نہ ہو۔ بالکل یہی صورتحال آج بھی ہے کہ عورتیں فیشن ایبل بن کر' ننگے منہ و ننگے سر عطر و پرفیوم لگا کر بازاروں' سٹوڈیوز' کلبوں اور کھیل کے میدانوں میں گھومتی ہیں بلکہ بین الاقوامی کھیلوں کے میچ میں بن سنور کر شریک ہوتی ہیں اور اس حالت میں بگڑے ہوئے معاشرے کے اندر مردوں کو دعوتِ گناہ دیتی ہیں۔

اسلام نے عورت کی عفت و عصمت اور پاکدامنی کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے گھر میں رہنے کی تاکید کی اور جب کبھی ضرورت سے باہر جانا پڑے تو پردے کا حکم دیا ہے۔ ستر و حجاب اسلام کا انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ ہم نے اس مختصر سے کتابچے میں صرف "پردے کا شرعی حکم" ذکر کیا ہے۔ لمبی لمبی فقہی ابحاث کو نہیں چھیڑا کیونکہ مقصود اپنی مسلمان ماؤں' بہنوں تک پردے کی اہمیت کو اُجاگر کرنا ہے اور بے حجابی و بے پردگی سے نفرت دلانا ہے کیونکہ اچھے کام پر اُبھارنا اور بُرے کام سے نفرت دلانا اہل ایمان کا شیوہ ہے۔ ان شاء اللہ : اللہ کی توفیق اگر شاملِ حال رہی تو احکامِ نسواں پر ایک مفصل کتاب پیش کرنے کا عزم ہے جس کے لیے کافی حد تک تیاری ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس کی تکمیل کی جلد توفیق بخشے اور اس حقیری کاوش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ہماری ماؤں' بہنوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے اور میرے اور میرے والدین اور بیوی بچوں کے لیے نجات کا سبب بنائے۔ انتہائی ناانصافی ہوگی اگر میں اس موقعہ پر اپنی رفیقہ حیات کا شکریہ ادا نہ کروں کیونکہ اس مضمون کی تیاری میں اس نے میری کافی معاونت کی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

ابوالحسن مُبشّر احمد ربّانی عفی اللہ عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلام دینِ فطرت ہے اس نے عورت اور مرد کو ان کی فطرت اور ساخت و پرداخت کے مطابق حقوق دیئے ہیں۔ کیونکہ اسلامی حقوق انتہائی جامع اور متوازن ہیں۔ اس نے دونوں کو اپنی اپنی ذمہ داریاں بطریق احسن نبھانے کی ترغیب دی بالخصوص عورت کے حقوق کی طرف کافی توجہ دلائی کیونکہ عورت زمانۂ جاہلیت سے ظلم و ستم' زیادتی و جور' اذیت و ضرر اور حقارت و ذلت کی چکی میں پس رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قعرِ مذلت سے خارج کرنے کے لیے فطرت کے تقاضوں کے مطابق اس کے حقوق و واجبات بیان فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں افراط ہے اور نہ ہی تفریط۔ یہ بالکل ضابطہ عدل کے موافق ہیں۔ اسلام میں عورت اور مرد انسان ہونے کے اعتبار سے مساوی ہیں البتہ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے لیے دونوں کا دائرہ جدا جدا ہے۔ اسلام نے کنبے و خاندان کا بوجھ' بیرونی معاملات کا انتظام و انصرام اور معاشی ذمہ داریاں مرد پر ڈال دی ہیں اور گھریلو معاملات مثلاً: کھانا پکانا' گھر کی صفائی و نظافت اور بچوں کی تربیت وغیرہ کو عورت کے کندھوں پر ڈال دیا ہے کیونکہ عورت کا وجود معاشی ذمہ داریاں سنبھالنے کا متحمل نہیں۔ شادی سے قبل اس کے اخراجات کی ذمہ داری والدین اور بھائیوں پر اور شادی کے بعد خاوند پر پڑتی ہے۔

کیونکہ عورت جسمانی اعتبار سے مرد کی نسبت بہت کمزور ہے اور عورت کی یہ کمزوری اس وجہ سے نہیں کہ یہ مرد کی دست نگر ہی رہے بلکہ اس کا وظیفہ طبعی اس سے زائد قوت کا متحمل ہی نہیں ہو سکتا جو فطرت نے اس کے سپرد کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا عورت ہزار کوششیں اور کاوشیں بروئے کار لائے پھر بھی مرد کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔ عورت کی فطرتی کمزوری کے باعث اسلام نے اس کا دائرۂ کار گھر کی چار دیواری کے اندر محدود کر دیا ہے تاکہ یہ باہر نکل کر شمع محفل اور فتنہ و فساد کا محرک قرار نہ پائے۔ اسے فتنہ و فساد کی آگ سے محفوظ رکھنے کے لیے اللہ وحدہ لا شریک نے اس پر کچھ پابندیاں (Ristrictions) عائد کر دی ہیں۔

آیت حجاب

پردے کا حکم اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں نازل کیا۔ سورۃ الاحزاب کی درج ذیل آیت کو اِسی لیے آیت حجاب بھی کہا جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ ﴾ [الاحزاب : ۵۳]

”اے ایمان والو! جب تک تمھیں اجازت نہ دی جائے تم نبی ﷺ کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لیے بھی اجازت کے بعد جاؤ یہ نہیں کہ پہلے سے جا کر بیٹھ گئے اور کھانے کے پکنے کا انتظار کرتے رہے بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھانا کھالو تو بکھر جاؤ وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو نبی ﷺ کو تمھارا یہ عمل ناگوار گزرتا ہے لیکن وہ شرم محسوس کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں نہیں شرماتا اور جب تم نبی (ﷺ) کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو تمھارے اور ان کے دلوں کی کامل پاکیزگی یہی ہے نہ تمھیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ (ﷺ) کو تکلیف دو اور نہ تمھیں حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں (رضی اللہ عنہن) سے نکاح کرو یاد رکھو اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔"

موافقاتِ عمر رضی اللہ عنہ

((عن انس قال : قال عمر : وافقت ربي في ثلاث' قلت : يا رسول الله (ﷺ) لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلى؟ فنزلت ﴿ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى ﴾ واية الحجاب' قلت : يا رسول الله لو امرت نساء ك ان يحتجبن فانه يكلمهن البر و الفاجر' فنزلت آية الحجاب' واجتمع نساء النبي ﷺ في الغيرة عليه فقلت لهن ﴿ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ ﴾ (التحريم : ٥) فنزلت هذه الاية

بخاری (۴۰۲' ۴۴۸۳' ۴۷۹۰' ۴۹۱۶)]

" انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں نے تین چیزوں میں اپنے رب کے ساتھ موافقت کی ہے ایک یہ کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول (ﷺ) اگر ہم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالیں تو؟ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ آیت اُتری :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ﴾
"تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔"

دوسرے یہ کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! (ﷺ) آپ کی ازواج (رضی اللہ عنہن) کے سامنے ہر نیک و بد آکر گفتگو کرتا ہے۔ آپ انھیں پردہ کرنے کا حکم دیں۔ تو اس پر یہ آیت حجاب نازل ہوئی۔

تیسرے یہ کہ جب ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) میں باہمی غیرت و رشک بڑھنے لگا تو میں نے ان سے کہا: "اگر نبی ﷺ تمھیں طلاق دے دیں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر ازواج انہیں عطا کر دے۔" چنانچہ اس پر سورۃ تحریم کی آیت نمبر۵ نازل ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ کی شادی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور ان کے پاس آئے تو میری ماں اُمِّ سلیم نے کھجور، گھی اور پنیر سے تیار شدہ کھانا ایک بڑے برتن میں رکھ کر مجھے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ اور جا کر کہنا کہ یہ میری ماں نے بھیجا ہے اور وہ آپ کو سلام کہتی تھی اور کہتی تھی کہ یہ میری جانب سے تھوڑا سا تحفہ قبول فرمالیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ کھانا لے کر گیا اور کہا کہ میری ماں آپ کو سلام کہتی تھی اور یہ بھی کہتی تھی کہ یہ تھوڑا سا تحفہ میری جانب سے قبول کرلیں تو آپ نے فرمایا: اس کو اِدھر رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں آدمی اور جسے تو ملے۔ (آپ نے لوگوں کے نام لیے) کو جا کر دعوت دو۔ جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا آپؐ نے نام لیا اور جسے میں ملا اسے دعوت دی۔ جعد بن عثمان کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کتنے لوگ تھے؟ انھوں نے کہا تقریباً تین سو۔ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس وہ کھانے والا برتن لاؤ۔ جب لوگ آئے تو صفہ اور حجرہ بھر گیا۔ آپؐ نے فرمایا: دس دس آدمیوں کا حلقہ بنا لو اور ہر انسان اپنے سامنے سے کھائے۔ فرماتے ہیں انھوں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ ایک گروہ آتا اور ایک جاتا حتیٰ کہ سب نے کھا لیا۔ پھر آپؐ نے مجھے کہا: اے انس! اسے اب اُٹھا لو۔ میں نے اسے اُٹھا لیا۔ میں نہیں جانتا کہ جس وقت میں نے کھانا رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے اُٹھایا؟ ان میں سے بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر باتیں کرنے کے لیے بیٹھ گئے اور آپؐ بھی تشریف فرما تھے۔

آپؐ کی بیوی دیوار کی جانب اپنا منہ کر کے بیٹھی ہوئی تھیں۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثقیل ہو گئے۔ آپؐ وہاں سے نکلے اپنی ازواج کو سلام کہا پھر واپس پلٹے۔ جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس آتے ہوئے دیکھا تو سمجھا کہ ان کا بیٹھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دشوار ہو رہا ہے تو وہ جلدی سے دروازے کی جانب بڑھے اور سب چلے گئے۔ آپؐ آئے تو آپؐ نے پردہ لٹکا دیا اور میں حجرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپؐ زیادہ دیر نہیں ٹھہرے کہ یہ آیت حجاب اس وقت نازل ہو گئی۔ آپؐ نے لوگوں پر یہ آیت آخر تک پڑھی۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ان آیات کے قریب سب لوگوں سے زیادہ ہوں کیونکہ یہ میرے سامنے نازل ہوئی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کو حجاب پہنا دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[جامع ترمذی کتاب تفسیر القرآن (۳۲۱۸)' بخاری کتاب النکاح باب الھدیة للعروس (۵۱۶۳)' مسلم کتاب النکاح (۳۹)' ابوداوٗد کتاب اللباس (۴۱۴۵)' نسائی کتاب النکاح باب الھدیة لمن عرس (۳۳۸۷)]

ان ہر دو احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کو جب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کی ازواج (رضی اللہ عنہن) کے سامنے ہر نیک و بد آپ سے ہمکلام ہوتا ہے آپ انھیں پردہ کرنے کا حکم دیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب کو نازل فرمایا پھر اس کے بعد ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن حجاب و پردہ اختیار کرنے لگیں نیز آپ نے اپنے گھر پردہ لٹکا دیا تاکہ کسی کی نظر ازواج پر نہ پڑے۔

آیت حجاب میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے کئی ایک مسائل بیان کر دیئے ہیں:

(۱) گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا۔

(۲) اجازت سے پہلے گھر میں داخل نہ ہونا۔

(۳) گھر میں داخل ہونے کے بعد وہاں پر زیادہ دیر ایسی گفتگو کے لیے نہ ٹھہرنا جو کہ گھر والوں پر دُشوار ہو۔

(۴) دعوتِ ولیمہ اور اس کے آداب۔

(۵) نبی ﷺ کو ایذا پہنچانا کیسا ہے؟

(۶) پردے کا حکم۔

(۷) آپ کے بعد آپ کی ازواج رضی اللہ عنہن سے نکاح حرام ہے۔

لیکن اس مختصر سے مضمون میں صرف پردے کے متعلق چند ایک گزارشات پیش کی جائیں گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجاب کا حکم اور اس کی علت

اس آیت کریمہ میں اگرچہ خطاب ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) کو ہے لیکن اس کا حکم عام ہے جیسا کہ قرآنِ حکیم کا بہت سے مقامات پر یہی اسلوب ہے۔ اس آیت کے عام ہونے کی ایک دلیل اس حکم کی علت ہے' فرمایا:

﴿ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ﴾

یعنی "یہ حجاب و پردہ تمھارے اور ان کے دلوں کی طہارت کا بہترین ذریعہ ہے۔" جس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ بے پردگی و بے حجابی قلب کی گندگی اور نجاست کا سبب ہے۔ ظاہر ہے اس نجاست و گندگی سے بچنے کے لیے عام مسلمانوں کو زیادہ ضرورت ہے کیونکہ ان کے لیے شیطانی چالوں' وسوسوں اور شرارتوں میں پھنسنے کا زیادہ خطرہ ہے جبکہ ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) کی پاکیزگی و طہارت کا ذمہ تو خود ربِ ذوالجلال والاکرام نے لیا ہے:

جیسا کہ اسی سورۃ میں دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴾ [الاحزاب : ۳۳]

"اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر والو! تم سے (معصیت و نافرمانی کی) اس آلودگی کو دور رکھے اور تم کو پاک و صاف کر دے۔"

یہ آیت تطہیر کہلاتی ہے۔ اس لیے اس حکم میں گو خطاب خاص ہے لیکن اس کا حکم ہر مسلمان کے لیے ہے یعنی جب بھی کوئی فرد کسی مسلمان عورت سے سوال پوچھنا چاہے تو کھلے بندوں آمنے سامنے بیٹھ کر نہیں بلکہ حجاب و پردے کے پیچھے رہ کر بات کرے اور عورت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ نزاکت اور لوچ سے گفتگو نہ کرے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يَا نِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴾

[الاحزاب : ۳۲]

"اے نبی (ﷺ) کی بیویو! (رضی اللہ عنہن) تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو تاکہ جس کے دل میں مرض ہو وہ کوئی خیال کرے۔ ہاں قاعدے کے مطابق بات کرو۔"

اللہ تعالیٰ نے جس طرح عورت کے حسن و خوبصورتی میں مَرد کے لیے جنسی کشش رکھی ہے اسی طرح اس کی آواز کی خوبصورتی' نزاکت اور نرمی کو بھی دلکش بنایا ہے جو کہ مَرد کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اسی بنا پر جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ نے عورت کو حجاب و پردے کا حکم فرمایا وہاں اندازِ گفتگو میں بھی ایسا لب و لہجہ اختیار کرنے سے منع کیا جس میں نرمی و لطافت اور کشش و نزاکت ہو بلکہ ایسا انداز اپنائے کہ کوئی بد باطن بُرائی کا پروگرام نہ بنا سکے۔ لہجے میں سختی و روکھاپن ہو تاکہ بُرے ارادے والے کے ارادے خاک میں مل جائیں اور وہ اپنے مذموم مقاصد پورے نہ کر سکے۔ یہاں پر یہ بات انتہائی قابل غور ہے کہ :

ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) کا مقام اتنا اُونچا ہے کہ ان کی تعریفیں ربِّ ذوالجلال والاِکرام کا کلام پاک کرتا ہے۔ ان کے ساتھ اُمت کے افراد کا نکاح حرام ہوتا ہے اور انھیں اُمت کی مائیں قرار دیتا ہے جیسا کہ فرمایا :

﴿ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ﴾ [احزاب : ٦]

کہ "نبی (ﷺ) کی بیویاں (رضی اللہ عنہن) اُمت کی مائیں ہیں۔"

اور زیرِ بحث آیت کریمہ میں ان کے ساتھ ہمیشہ نکاح حرام کر دیا۔ اس لیے آپؐ کی وفات کے بعد بھی اُمت کا کوئی فرد آپؐ کی ازواج (رضی اللہ عنہن) سے نکاح نہیں کر سکتا۔

دوسری جانب ان سے گفتگو کرنے والے' سوالات پوچھنے والے اُمت کے عام افراد نہیں بلکہ ان کا تقویٰ و طہارت' تزکیہ و پاکبازی ایسی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت کے اعلانات قرآنِ حکیم کی آیات کی شکل میں نازل ہو چکے ہیں۔ فرمایا :
﴿ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ ﴾ (البینہ : ۸) "اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے" کہیں فرمایا : ﴿ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴾ (البقرہ ۵) "یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں" کہیں فرمایا : ﴿ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ﴾ (الحجرات : ۷) "یہی ہدایت یافتہ ہیں۔" سورۃ فتح میں ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم کا ذکر فرمایا۔ بلکہ ﴿ يَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَيۡدِيۡهِمۡ ﴾ (الفتح : ۱۰) کہہ کر اپنے ہاتھ کو ان کے ہاتھوں کے اوپر قرار دیا۔ ان کی بیعت کو اپنی بیعت تسلیم کیا اور سورۃ الحدید : ۱۰ میں سب کے ساتھ وعدۂ حسنیٰ کیا۔

قابل غور نکتہ

ان آیات کو سامنے رکھ کر ہم سوچیں کہ جن عورتوں کو پردے کا حکم دیا وہ کون ہیں؟ اور جن حضرات کو پردے کے پیچھے رہ کر بات کرنے کا حکم دیا وہ کون تھے؟ اور جس مقصد کے لیے حکم دیا جا رہا ہے وہ مقصد کیا ہے؟

اور وہ جو سوالات پوچھتے تھے وہ کیا تھے؟

ظاہر ہے ان سوالات کے جوابات یہی ہیں کہ وہ عورتیں اُمت کی مائیں ہیں۔ اُمت کے ساتھ ان کا نکاح حرام ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) جن کی پاکدامنی میں قرآن کی کئی آیاتِ مقدسات موجود ہیں اور جن افراد کو پردے کے پیچھے رہ کر سوال کرنے کا حکم ہوا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن سے ربِ ذوالجلال والاکرام راضی ہوا ان سے بخشش کے وعدے کر لیے اور وہ مقصد طہارت و پاکیزگی دلوں کی ستھرائی اور گناہوں سے نجات ہے اور وہ سوالات دینی مسائل پر مشتمل ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) سے پوچھ لیتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آج کے مرد و خواتین کو جن کے قلوب و اذہان' نجاست و گندگی' بُرے خیالات' مذموم مقاصد اور گندے تصورات سے لدے پڑے ہیں کس طرح اس بات کی اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ پردے کے بغیر کھلے بندوں ایک دوسروں سے بند کمروں میں میٹنگز اور ملاقاتیں (Official Mettings) کریں اور عورتیں بغیر حجاب کے باہر گھومیں پھریں۔

عورت کو گھر میں رہنے کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﴾

[الاحزاب : ۳۳]

"اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو اور نماز کی ادائیگی کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔"

اس آیت کریمہ میں لفظ ﴿ قَرْنَ ﴾ یا تو وقار سے مشتق ہے یا قرار سے۔ اوّل الذکر صورت میں معنی ہو گا تم گھروں میں وقار سے رہو اور مؤخر الذکر کی صورت میں معنی ہو گا تم اپنے گھروں میں ٹک کر بیٹھو۔ معلوم ہوا کہ عورت کا مسکن اور دائرۂ کار اس کا گھر ہے جہاں پر اسے ٹک کر بیٹھے رہنے کا حکم ہے۔ اُمورِ سیاست اور معاشی معاملات اس کے دائرۂ کار سے باہر ہیں اور اگر کسی وقت اسے با اَمرِ مجبوری گھر سے باہر جانا پڑے تو اسے یہ آداب بتلا دیئے کہ بناؤ سنگھار کر کے یا ایسے انداز سے جس سے ان کا بناؤ سنگھار ظاہر ہو مت نکلے جیسے بے پردہ ہو کر۔ جس سے اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرہ' سر' بازو اور چھاتی وغیرہ لوگوں کو دعوت نظارہ دے بلکہ بغیر خوشبو لگائے' سادہ لباس میں ملبوس اور باپردہ باہر نکلو۔ تبرج' بے پردگی اور زیب و زینت کے اظہار کو کہتے ہیں۔ قرآن نے واضح کر دیا ہے کہ یہ تبرج جاہلیت ہے جو اسلام سے پہلے تھی اور آئندہ بھی جب کبھی اسے اختیار کیا جائے گا تو یہ جاہلیت ہی ہوگی۔ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ چاہے اس کا نام کتنا ہی خوش نما اور دلفریب رکھ لیا جائے۔
ملاحظہ ہو تفسیر (احسن البیان ص ۵۵۲ بتصرف یسیر)

اس توضیح سے یہ معلوم ہوا کہ اسلام سے قبل بھی عورتیں بے حجابانہ' بے حیائی اور بے پردگی کے عالم میں گھومتی پھرتی تھیں اور اگر آج کی جاہلیت کا جاہلیت قدیمہ کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اب مسلمان حقیقی جاہلیت کے دور سے زیادہ بیوقوف اور نادان بن چکا ہے۔

عورت کی گھر میں نماز

عورت کے لیے جس قدر حجاب اور چھپاؤ ہوگا اسی قدر اللہ کے ہاں اس کی عزت و تعظیم ہوگی اور شرف و بزرگی میں اضافہ ہوگا اسی وجہ سے عورت اگر گھر کے سب سے اندرونی کمرے میں نماز ادا کرتی ہے تو وہ اس کی افضل نماز شمار کی گئی ہے۔

❁ ((عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ (ﷺ) : صلاۃ المراۃ فی بیتھا افضل مِنْ صلاتھا فی حجرتھا و صلاتھا فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا))

[ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب التشدید فی خروج النساء الی المساجد رقم الحدیث (۵۷۰)' ابنِ خزیمہ (۱۶۸۵)' ابنِ حبان (۳۳۰: ۳۲۹)' شرح السنۃ ۳ / ۳۴۲' مستدرکِ حاکم ۱ / ۲۰۹'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر ابنِ کثیر ۳ / ۵۳۱' ترمذی (۱۱۷۲)]

"عورت کی نماز گھر میں صحن کی نماز سے افضل ہے اور کمرے میں نماز کھلے مکان سے افضل و بہتر ہے۔"

امام ابنِ کثیرؒ امام ابنِ خزیمہ' امام ابنِ حبان' امام حاکم اور امام ذہبی رحمہم اللہ وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے اس کے کئی ایک معنوی شواہد بھی موجود ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

- ((عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تمنعوا نساء کم المساجد و بیوتھن خیر لھن))

[ابو داؤد (۵۶۷)' مسند احمد ۲ / ۷۶' ۷۷' شرح السنۃ (۸۶۴) ۳ / ۴۴۱' التمھید ۲۳ / ۴۰۰' مستدرك حاکم ۱ / ۲۰۹' ابنِ خزیمہ (۱۶۸۴)]

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اپنی عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو اور ان کے گھران کے لیے بہتر ہیں۔"

یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ (نیل المقصود (۵۶۷)

- ((عن امّ سلمۃ زوج النبی ﷺ عن النبی ﷺ قال خیر مساجد النساء قعر بیوتھن))

[صحیح ابنِ خزیمہ (۱۶۸۳)' بیھقی ۳ / ۱۳۱' احمد ۶ / ۲۹۷' ۳۰۱' مستدرك حاکم ۱ / ۲۰۹' المنھل العذب المورود ۴ / ۲۶۵]

"عورتوں کی بہترین مساجد ان کے گھر کے اندرونی حصے ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبو لگا کر گھر سے نکلنے والی عورت

((عن ابی موسیٰ ﷺ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ کل عین زانیة وان المراة اذا استعطرت فمرت بالمجلسِ فھی کذا و کذا یعنی زانیة))

[ابوداؤد کتاب الترجل (۴۱۷۳)' ترمذی کتاب الادب (۲۷۸۶)' نسائی کتاب الزینة (۵۱۴۱)]

''ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ہر آنکھ زنا کار ہے اور بے شک جو عورت خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی ویسی یعنی زانیہ ہے۔''

((عن ابی ھریرة ﷺ قال انی سمعت حبی ابا القاسم ﷺ یقول لا تقبل صلاة امراة تطیبت للمسجد حتی تغتسل غسلھا من الجنابة))

[ابوداؤد کتاب الترجل (۴۱۷۴)' مسند احمد ۲ / ۲۴۶' ۲۹۷' ۳۶۵' ۴۴۴' ۴۶۱' نسائی کتاب الزینة (۵۱۴۴) وله شاھد عند البیھقی ۳ / ۱۳۳' ۱۳۴ وغیرہ' نیل المقصود (۴۱۷۴)]

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں نے اپنے محبوب ابو القاسم محمد ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : وہ عورت جو مسجد کے لیے خوشبو لگاتی ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ جنابت کی طرح غسل کر لے۔''

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ صریحہ سے معلوم ہوا کہ عورت کا مسکن و ٹھکانا گھر ہے اور جتنی زیادہ گھر کے اندر ٹک کر بیٹھے گی اللہ کے ہاں اتنی زیادہ مقبول ہوگی اور اگر کسی ضرورت کی وجہ سے مثلاً نماز' علاج وغیرہ کے لیے گھر سے نکلنا پڑے تو زیب و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینت اور بناؤ سنگھار کا اظہار کر کے نہ نکلے حتیٰ کہ مسجد بھی جانا ہو تو ایسی خوشبو جو مہکتی ہو وہ لگا کر نہ جائے۔ اگر ایسی خوشبو لگا کر نکلی جو مہکتی ہے اور مرد حضرات تک اس کی مہک پہنچتی ہے تو یہ ایسی عورت کے بدکار ہونے کی علامت ہے کیونکہ وہ دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کر کے دعوتِ گناہ دیتی ہے۔

جلباب کا حکم

سورۃ احزاب کے اندر ہی دُوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ [الاحزاب : ۵۹]

"اے نبی! (ﷺ) اپنی بیویوں (رضی اللہ عنہن) سے اور اپنی بیٹیوں (رضی اللہ عنہن) سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی کچھ چادریں لٹکا لیا کریں اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی۔ پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

یہ آیت کریمہ پردے کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ امام ابنِ حزم رحمہ اللہ "جلباب" کی تشریح یوں کرتے ہیں:

- " والجلباب في لغة العرب التي خاطبنا بها رسول الله ﷺ هو ما غطى جميع الجسم لا بعضه۔"

[المحلّٰی لابنِ حزم ۳ / ۲۱۳]

"جلباب عربوں کی زبان میں، وہ زبان جس میں نبی ﷺ گفتگو فرمایا کرتے تھے اُس کپڑے کو کہا جاتا ہے جو تمام بدن کو ڈھانپ لے اور جو کپڑا تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدن کو نہ ڈھانپے اسے جلباب نہیں کہتے۔"

تفسیر ابنِ کثیر میں ہے :

"و قال محمد بن سیرین سئالت عبیدہ السلمانی عن قول اللّٰہ عزوجل ﴿ یُدْنِینَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیبِهِنَّ ﴾ فغطی وجھه و رأسه و ابرز عینه الیسری۔"

[ابنِ کثیر ۳ / ۵۶۹، قرطبی ۱۴ / ۲۴۳، احکام القران ۵/ ۲۴۴، رُوح المعانی ۲۲ / ۵۸۹، طبری ۱۲ / ۳۳، الدر المنثور ۵ / ۲۲۱]

"امام ابنِ سیرین نے کہا میں نے عبیدہ السلمانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان : ﴿ یُدْنِینَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیبِهِنَّ ﴾ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اپنا چہرہ اور سرڈھانپ لیا اور اپنی بائیں آنکھ ظاہر کی۔"

امام ابنِ جریر طبری نے یہ روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کے تمام راویوں نے (جو کہ یعقوب از ابن علیہ از ابن عروف از محمد از عبیدۃ سے مروی ہے) اسی طرح عملاً چادر اوڑھ کر بتایا جس طرح عبیدۃ نے بتلایا تھا۔

اس کی تائید ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے اس اثر سے بھی ہوتی ہے۔ انھوں نے کہا :

"امر اللّٰہ نساء المومنین اذا خرجن من بیوتھن فی حاجة ان یغطین وجوھھن من فوق رؤوسھن بالجلابیب و یبدین عینا واحدۃ۔" [ابنِ کثیر ۳ / ۵۶۹]

"اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کے تحت اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنے سروں کے اوپر کی جانب سے بڑی چادروں کے ساتھ اپنے چہرے ڈھانپ لیں اور ایک آنکھ راستہ دیکھنے کے لیے ظاہر کریں۔"

پردے کے ذریعے ایک شریف زادی، باحیاء عورت اور فاحشہ و بدکار عورت کے درمیان فرق ہو جاتا ہے۔ منافقین مدینہ رات کے وقت جب اندھیرے ہوتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عورتیں گھروں سے باہر قضائے حاجت کے لیے جاتی تھیں انھیں تنگ کرتے تھے۔ ان دنوں گھر بھی تنگ ہوتے تھے۔ قضائے حاجت کا بندوبست بھی موجودہ زمانے کی طرح نہیں ہوتا تھا۔ حاجت کے لیے باہر ہی جانا پڑتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کر کے پردے کی طرف توجہ دلائی کہ جو عورتیں پردہ کریں گی وہ اپنے پردے کی بنا پر معلوم ہوں گی کہ یہ عورتیں شریف زادیاں ہیں۔ اسی لیے باپردہ ہیں پھر اس طرح انھیں ایذا نہیں پہنچائی جائے گی اور چھیڑ چھاڑ کی کسی کو جرأت نہ ہوگی۔ اس کے برعکس بے پردہ عورت اوباش لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بنی رہیں گی۔

تفسیر احسن البیان ص ۷۵۵ میں ہے:

"جلابیب جلباب کی جمع ہے جو ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے پورا بدن ڈھک جائے۔ اپنے اوپر چادر لٹکانے سے مراد اپنے چہرے پر اس طرح گھونگھٹ نکالنا ہے کہ جس سے چہرے کا بیشتر حصہ بھی چھپ جائے اور نظریں جھکا کر چلنے سے اسے راستہ بھی نظر آتا جائے۔ پاک و ہند یا دیگر اسلامی ممالک میں برقعے کی جو مختلف صورتیں ہیں عہدِ رسالت میں یہ برقعے عام نہیں تھے پھر بعد میں معاشرت میں وہ سادگی نہیں رہی جو عہدِ رسالت اور صحابہ و تابعین کے دور میں تھی۔ عورتیں نہایت سادہ لباس پہنتی تھیں۔ بناؤ سنگھار اور زیب و زینت کے اظہار کا آج کے دور جیسا کوئی جذبہ ان کے اندر نہیں ہوتا تھا لیکن بعد میں یہ سادگی نہیں رہی۔ اس کی جگہ تجمل و زینت نے لے لی اور عورتوں کے اندر زرق برق لباس اور زیورات کی نمائش عام ہوگئی جس کی وجہ سے چادر سے پردہ کرنا مشکل ہوگیا اور اس کی جگہ مختلف انداز کے برقعے عام ہوگئے گو اس سے بعض دفعہ عورت کو بالخصوص سخت گرمی میں کچھ دقت بھی محسوس ہوتی ہے لیکن یہ ذرا سی تکلیف شریعت کے تقاضوں کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ تاہم جو عورت برقعے کی بجائے پردے کے لیے بڑی چادر استعمال کرتی ہے اور پورے بدن کو ڈھانکتی اور چہرے پر صحیح معنوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھونگٹ نکالتی ہے وہ یقیناً پردے کے حکم کو بجالاتی ہے کیونکہ برقعہ ایسی لازمی شے نہیں ہے جسے شریعت نے پردے کے لیے لازمی قرار دیا ہو لیکن آج کل عورتوں نے چادر کو بے پردگی اختیار کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ پہلے وہ برقعے کی جگہ چادر اوڑھنا شروع کرتی ہیں پھر چادر بھی غائب ہو جاتی ہے صرف دوپٹہ رہ جاتا ہے اور بعض عورتوں کے لیے اس کا لینا بھی گراں گزرتا ہے۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ اب برقعے کا استعمال ہی صحیح ہے کیونکہ جب سے برقعے کی جگہ چادر نے لی ہے بے پردگی عام ہوگئی ہے بلکہ عورتیں نیم برہنگی پر بھی فخر کرنے لگی ہیں۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾

امام بیضاوی لکھتے ہیں:

- "یغطین وجوھھن وابدانھن بملاحفھن اذا برزن لحاجة ومن للتبعیض فان المرأة ترخی بعضِ جلبابھا و تتلفع ببعض۔" [تفسیر بیضاوی (۲/۲۵۲)]

"مسلمان عورتیں جب اپنی حاجات کے لیے باہر نکلیں تو اپنی چادروں سے اپنے چہروں اور جسموں کو ڈھانپ لیں۔ اس آیت کریمہ میں من تبعیض کے لیے ہے یعنی عورت چادر کا کچھ حصہ اپنے چہرے پر ڈال لے اور باقی سے جسم ڈھانپ لے۔"

مفسرین کی ان توضیحات سے معلوم ہوا کہ عورت جب کسی حاجت کے لیے نکلے تو اپنے چہرے کو ڈھانپ کر گھونگٹ نکال کر نکلے۔ کھلے بندوں بے حجابانہ اور بے پردگی کے عالم میں نہ نکلے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینت کو چھپانے اور نظریں بچانے کا حکم

اسلام نے صرف عورت کو غیر محرم مرد سے نزاکت اور نرم گفتگو والے انداز اور گھروں میں سکون و وقار سے رہنے کا ہی حکم نہیں دیا بلکہ ہر ایسے راستے پر دیوار کھڑی کر دی ہے جہاں اسے جذبات کے بھڑکنے اور شہواتِ نفسانی کو تسکین پہنچانے کا سامان بہم پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ٥ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ٥ ﴾ [النور: ۳۱، ۳۲]

"مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔ مؤمنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے سامنے' شوہر' باپ' سسر' اپنے بیٹے' بھائی' بھتیجے' بھانجے' اپنے میل جول کی عورتیں' اپنے غلام' وہ زیردست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہ ہوں۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں تاکہ اپنی زینت جو انھوں نے چھپا رکھی ہے اس کا علم لوگوں کو ہو جائے اور تم سب اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اے ایمان والو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

آیت حجاب کا سن نزول

اس سے پہلے جو آیت حجاب ذکر کی گئی ہے وہ ۵ھ ذی قعدہ میں نازل ہوئی کیونکہ آپؐ کی شادی زینب بنت جحش سے ۵ھ ذی قعدہ میں قرار پائی اور یہ اسی موقعہ پر آیت نازل ہوئی۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابنِ کثیر ۳/ ۵۵۳' فتح القدیر ۴/ ۲۹۹ اور سورۃ نور کی یہ آیاتِ کریمہ واقعہ اِفک کے موقعہ پر نازل ہوئیں جو غزوہ بنی مصطلق یا مریسیع سے واپسی پر پیش آیا اور یہ غزوہ ۶ھ میں ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سورۃ نور کی آیات نزول کے اعتبار سے سورۃ احزاب کی آیات سے بعد میں ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ شرعی پردے کے احکام سورۃ نور کی ان آیات سے پہلے شروع ہو چکے تھے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نظر کے احکامات اور زینت کا خود بخود ظاہر ہونا اور جن کے آگے زینت کا اظہار ہو سکتا ہے ان افراد کا ذکر فرمایا ہے۔

ان آیات کا مختصر مفہوم درج ذیل ہے۔

انسان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی یا محرم خواتین کے علاوہ کسی کی طرف نگاہ اُٹھائے اگر کہیں غلطی سے اچانک نظر اُٹھ جائے تو شریعت نے اسے معاف کر دیا ہے اور نظر پھیر لینے کا حکم دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچانک نظر کا حکم

✿ بریدہ رضی اللہ عنہ سے حسن سند کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا :

((یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان الاولی لك ولیست لك الاخرۃ))

[مسند احمد ۵ / ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۵۷، ابو داؤد (۲۱۴۹)، ترمذی (۲۷۷۸)، مستدرك حاكم ۲ / ۱۹۴، دارمی ۲ / ۲۹۸]

"اے علی (رضی اللہ عنہ)! نظر کے پیچھے نظر نہ لگائیں۔ بے شک پہلی نظر تیرے لیے ہے اور دوسری تیرے لیے نہیں۔"

✿ ((عن جریر بن عبداللہ قال : سئالت رسول اللہ ﷺ عن نظر الفجاءۃ قال اصرف بصرك))

[مسلم (۲۱۵۹)، ابو داؤد (۲۱۴۸)، دارمی / ۲۷۸]

"جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر اُٹھ جانے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا اپنی نگاہ پھیر لے۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ :

✿ ((فزنا العین النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تتمنی و تشتهی والفرج یصدق ذلك كله و یكذبه))

[بخاری (۶۳۴۳، ۶۶۱۲)، مسلم (۶۲۵۷)، مسند احمد ۱ / ۱۲۵، ۱۲۶]

" (غلط) دیکھنا آنکھ کا زنا ہے (غلط) بولنا زبان کا زنا ہے اور نفس تمنا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ ان تمام اُمور کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔"

غض بصر سے مستثنیٰ صورت

غض بصر(یعنی نگاہ نیچی رکھنا) سے منگیتر مستثنیٰ ہے یعنی اگر کوئی آدمی کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس غرض سے عورت کو دیکھ لینے کی اجازت ہے۔

- ((عن ابی هريرة قال جاء رجل الى النبی ﷺ فقال : انی تزوجت امراة من الانصار قال : فانظر اليها فان فی اعين الانصار شيئًا)) [مسلم كتاب النكاح (٧٤ / ١٤٢٤)]

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اُس نے کہا میں نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو اُسے دیکھ لے۔ بے شک انصار کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے۔"

- ((عن جابر قال قال رسول الله ﷺ اذا خطب احدكم المراة فان استطاع ان ينظر الى ما يدعوه الى نكاحها فليفعل))

[ابوداؤد كتاب النكاح (٢٠٨٢)، مسند احمد ٣ / ٣٣٤، ٣٦٠، مستدرك حاكم ٢ / ١٦٥، امام حاکم اور امام ذہبی رحمہما اللہ نے اسے صحیح کہا۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے فتح الباری ٩ / ١٨١ میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ نیل المقصود (٢٠٨٢)]

"جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کو چاہیے اگر ممکن ہو تو اس عورت کو ایک نظر دیکھ لے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ((عن المغيرة بن شعبة قال خطبت امراة فقال لی رسول الله ﷺ هل نظرت اليها فقلت لا قال فانظر اليها فانه احرى ان يؤدم بينكما))

[مسند احمد ۴ / ۲۴۶، ترمذی (۱۰۸۷)، ابنِ ماجه (۱۸۶۵)، نسائی (۳۲۳۵)، دارمی (۲ / ۱۸۰)]

"مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تُو نے اُس کی طرف دیکھا ہے۔ میں نے کہا: نہیں! فرمایا: اُس کی طرف ایک نظر دیکھ لے۔ اس طرح زیادہ توقع کی جا سکتی ہے کہ تمھارے درمیان موافقت ہو گی۔"

ان احادیثِ صحیحہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے خاطب (پیغامِ نکاح دینے والا) کو اجازت دی ہے کہ جس عورت سے وہ شادی کرنا چاہتا ہے اسے ایک نظر دیکھ لے اور غیر خاطب (پیغامِ نکاح نہ دینے والا) کو اجنبی عورت کی طرف دیکھنے کی اجازت نہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر خاطب نکاح کے لیے نہیں بلکہ صرف لطف اندوز ہونے کے لیے دیکھے گا تو وہ گناہ گار ہو گا۔

شرمگاہوں کی حفاظت

چونکہ غیر محرم عورت کی طرف دیکھنے سے جذبات و خواہشاتِ نفسانیہ کے بگڑنے کا ڈر اور قوی امکان موجود ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے نگاہوں کی حفاظت کا جہاں آمر فرمایا ساتھ ہی شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم صادر کر دیا۔

شرمگاہوں کی حفاظت سے مراد نفسانی خواہشات پوری کرنے کی جتنی بھی ناجائز صورتیں ہیں ان سے اجتناب کرنا۔ اس میں زنا، لواطت، دو عورتوں کا باہمی سحاق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے شہوت پوری ہو جائے اور عادت سریہ یعنی ہاتھ سے شہوت پوری کرنا سب شامل ہیں اور یہ تمام اُمور ناجائز و حرام ہیں۔ نیز حفاظت فروج میں یہ اَمر بھی موجود ہے کہ اپنا ستر دو سروں کے آگے نہ کھولے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں مؤمنین کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے ان کے اوصافِ حمیدہ اور صفاتِ جمیلہ کا تذکرہ فرمایا اور ان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ٥ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ٥ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ٥ ﴾ [المومنون : ۵'۷]

" جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے یقیناً یہ لوگ ملامتیوں میں سے نہیں اور جو شخص اس کے سوا تلاش کرتے ہیں وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔"

ان آیاتِ مقدسات میں اللہ تعالیٰ نے بیوی اور لونڈی کے علاوہ شرمگاہ کے استعمال کو حدود اللہ سے تجاوز قرار دیا ہے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے ناجائز خواہشات پوری کرنے کی تمام اشیاء کو حرام کر دیا ہے جن میں سے ابتداء اور انتہا کو وضاحت سے بیان کر دیا۔ باقی اُمور خود بخود اس کے اندر آگئے۔ ابتداء نظر سے ہوتی ہے اور انتہا فرج پر ہوتی ہے یعنی بُرائی کا پہلا سبب اور مقدمہ غلط نگاہ ڈالنا اور آخری منزل زنا ہے۔ ان دونوں کا صراحت کے ساتھ ذکر کر دیا اور اس کے علاوہ دیگر اُمور یعنی بوسہ ریزی' ہاتھ لگانا وغیرہ ضمناً آگئے۔

* ((عن سهل بن سعد عن رسول الله ﷺ قال من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنة))

[بخاری کتاب الرقاق (۶۴۷۴) و کتاب الحدود (۶۸۰۷)' مسند احمد (۳۳۳/۵)' ترمذی (۲۴۱۰)' شرح السنة (۱۲۲)]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دی میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

زینت کو چھپانے کا مفہوم

اس آیت کریمہ کے مفہوم کو خواہ مخواہ اُلجھا دیا گیا ہے وگرنہ مسئلہ بالکل صاف اور واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾

"کہ وہ اپنی زینت کا اظہار نہ کریں مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔"

﴿ ابداء ﴾ کا معنی اظہار کرنا اور ﴿ ظهر يظهر ﴾ کا معنی ظاہر ہونا اور باہر آنا کے ہیں۔ ﴿ إِلَّا ﴾ سے پہلے اظہارِ زینت کی ممانعت کر دی اور ﴿ إِلَّا ﴾ کے بعد جو چیز خود بخود کھل جاتی ہے اس کی اباحت ذکر کر دی۔ یعنی عورت کو زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کے اظہار کی اجازت نہیں البتہ جو زینت خود بخود ظاہر ہو جائے جیسے ہوا کے چلنے سے چادر کا اُڑ جانا اور زینت کا ظاہر ہو جانا وغیرہ یا وہ چادر جو عورت اپنے اوپر اوڑھتی ہے اس کا چھپانا ممکن نہیں حالانکہ وہ بھی زینت ہے۔

یا پھر اس جملے میں اتنا بتلانا مقصود ہے کہ عورت کو فی نفسہٖ چہرہ اور ہاتھوں کو کھلا رکھنے کی اجازت ہے کیونکہ بہت سی دینی و دُنیاوی ضرورتیں ان کے کھلا رکھنے پر مجبور کرتی ہیں اس لیے ان اعضاء کے کھلا رکھنے میں مضائقہ نہیں اور اس آیت کریمہ میں ہاتھ اور منہ کو دوسروں کے سامنے کھولنے کے جواز اور عدمِ جواز سے کوئی واسطہ نہیں اس کا ذکر آنے والی آیت میں ہے کہ عورت کو اپنی زینت چہرہ اور ہاتھ کے ظاہر کرنے میں کن کن مردوں کے سامنے اجازت ہے۔ اسی ﴿ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ کے متصل جو آیت آ رہی ہے اس میں ان محارم کی تصریح ہے جن کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے عورت اپنی زینت کھول سکتی ہے اور ان کے علاوہ کسی کے آگے اسے زینت کھولنے کی اجازت نہیں۔

اب اگر مغربیت کے خیال کے مطابق ﴿ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ سے عورتوں کو غیر مَردوں کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت ہے تو آئندہ آیت میں ان محارم باپ' بیٹا اور بھائی کے استثناء کی کیا ضرورت تھی؟ اس لیے کہ جب عورت کو عام مَردوں کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت ہو گئی تو باپ اور بیٹا اور بھائی کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت بدرجہ اولیٰ ہو جائے گی۔ مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو۔

[حجاب صفحہ ۵۶' ڈاکٹر اسماعیل میمن]

اِس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ﴿ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ میں عورت کو فی نفسہٖ چہرہ اور ہاتھ کھلا رکھنے کی اجازت ہے اور ﴿ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ ﴾ الآیۃ میں ان محارم کا ذکر کر دیا جن کے آگے زینت کا اظہار کر سکتی ہے لہٰذا پہلی آیت میں زینت سے مُراد چہرہ اور ہاتھ ہوں یا زیورات و سرمہ وغیرہ خلاصہ یہی ہے کہ اجنبی اور غیر محرم کے سامنے اسے کھولنا کسی طرح بھی درست اور جائز نہیں۔

اِس آیت کریمہ میں یہ بھی فرمایا: کہ "وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں تاکہ اپنی جو زینت انھوں نے چھپا رکھی ہو اس کا عِلم لوگوں کو ہو جائے۔" پاؤں کی مخفی زینت سے مُراد پازیب وغیرہ ہے۔ اس لیے کہ زیور کی آواز بھی اجنبی افراد کو گناہ کی طرف مائل اور راغب کرنے کا باعث بنتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر بھی پابندی عائد کر دی۔ قرآنِ مجید کے ان واضح ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جنسی آزادی' فحاشی اور عریانی کے ادنیٰ سے ادنیٰ سوراخ کو بھی کھولنا پسند نہیں کرتا۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ عورت کو زمین پر پاؤں مار کر چلنے کی اجازت نہیں دیتا تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ عورت کو بے محابا' کھلے بندوں' بناؤ سنگھار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے' پاؤں میں گھنگرو باندھ کر رقص کرنے اور زرق برق کے لباس اور زیورات سے مزین ہو کر پھرنے کی اجازت دے؟

بوڑھی عمر کی عورتوں کا حکم

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ﴾ [النور : ٦٠]

"اور جو عورتیں جوانی سے گزری بیٹھی ہوں' نکاح کی اُمیدوار نہ ہوں وہ اگر اپنی چادریں اُتار کر رکھ دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں تاہم وہ بھی حیاداری ہی برتیں تو ان کے حق میں اچھا ہے اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔"

اس آیت کریمہ میں ﴿ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ ﴾ کہ وہ کپڑے اُتار دیں سے مراد سارے کپڑے اُتار کر برہنہ ہونا قطعاً نہیں ہے بلکہ اس سے مُراد وہ زائد چادریں اور برقعے ہیں جن کے ذریعے عورت اپنی زینت کو چھپاتی ہے۔ جن کا ذکر سورۃ الاحزاب کی آیت میں اوپر گزر چکا ہے۔

شیخ صالح العثیمین حفظہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے پردہ کے واجب ہونے پر وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان بوڑھی عورتوں سے گناہ کی نفی کی ہے جو سن رسیدہ ہونے کے سبب نکاح کی اُمید نہیں رکھتیں اس لیے کہ بوڑھی ہونے کی وجہ سے مَردوں کو ان کے ساتھ نکاح میں کوئی رغبت نہیں ہوتی۔ لیکن اس عمر میں بھی چادر اُتار رکھنے پر گناہ نہ ہونا اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ان کا مقصد زیب و زینت کی نمائش نہ ہو۔ یہ امر بھی دلیل کا محتاج نہیں ہے کہ چادر اُتار لینے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کپڑے اُتار کر بالکل برہنہ ہو جائیں بلکہ اس سے صرف وہ کپڑے مُراد ہیں جو عام لباس کے اوپر سے اس لیے اوڑھے جاتے ہیں کہ جسم کے وہ حصے جو عام لباس سے عموماً باہر رہتے ہیں جیسے چہرہ اور ہاتھ چھپ جائیں۔ لہٰذا ان بوڑھی عورتوں کو جو کپڑے اُتارنے کی رُخصت دی گئی ہے اس سے مراد یہی مذکورہ اضافی کپڑے یعنی (چادر اور برقع وغیرہ) ہیں جو پورے جسم کو ڈھانپتے ہیں لیکن اس حکم کی عمر رسیدہ خواتین کے ساتھ تخصیص دلیل ہے کہ جوان اور نکاح کی عمر والی عورتوں کا حکم ان سے مختلف ہے کیونکہ اگر سب عورتوں کو یہ اضافی کپڑے اُتار دینے اور صرف عام لباس پہننے کی اجازت ہوتی تو "سن رسیدہ و نکاح کی عمر سے گزری ہوئی عورتوں" کو بالخصوص ذکر کرنے کا کوئی مقصد نہیں رہ جاتا۔ مذکورہ آیت کریمہ کے الفاظ ﴿ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِينَةٍ ﴾ "بشرطیکہ یہ بوڑھی عورتیں اپنی زینت کا مظاہرہ نہ کرتی پھریں" اس بات کی ایک اور دلیل ہے کہ نکاح کے قابل جوان عورتوں پر پردہ واجب ہے چونکہ عام طور پر جب وہ اپنا چہرہ کھلا رکھتی ہیں تو اس کا مقصد زینت کی نمائش اور حسن و جمال کا نمایاں مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ مَرد اس کی طرف دیکھیں اور اس کے حسن و جمال کی مدح و توصیف کریں۔ اس قماش کی عورتوں میں نیک نیت شاذ و نادر ہی ہوتی ہیں اور شاذ و نادر صورتوں کو عام قوانین کی بنیاد نہیں بنایا جاتا۔ [پردہ ص ۱۶، ۱۷]

اشکال : اوپر والی آیت میں غضِ بصر (نظر کو بچانا) سے بعض حضرات نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ حکم اسی لیے دیا گیا ہے کہ چہرے کا پردہ نبی ﷺ کے دور میں رائج نہیں تھا۔ اگر رائج ہوتا تو نظر کے بچانے کا حکم کیوں دیا جاتا؟

ازالہ : یہ استدلال عقلی اور نقلی ہر دو لحاظ سے نادرست و غلط ہے۔ نقلاً اس طرح کہ کئی ایک احادیثِ صحیحہ ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے کا پردہ دورِ رسالت میں صحابیات (رضی اللہ عنہن) میں رائج و معتاد تھا۔ چند ایک دلائل ملاحظہ ہوں:

چہرہ چھپانے کا معمول

- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اوپر جب تہمت لگائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں ان کی برأت نازل کی۔ یہ واقعہ واقعۂ اِفک کے نام سے کتب احادیث میں معروف ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جنگل سے واپس آ کر جب دیکھا کہ قافلہ چلا گیا ہے تو آ کر وہیں بیٹھ گئیں۔ بیان کرتی ہیں کہ میں واپس آ کر جب وہاں بیٹھی تو نیند کا غلبہ ہوا تو میں وہاں ہی سو گئی۔ صبح کو جب صفوان بن معطل السلمی اس طرف بڑھے تو دور سے ایک سوئے ہوئے انسان کو دیکھ کر اس طرف آئے:

((فاتاني فعرفني حين رآني و كان يراني قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي والله ما كلمني كلمة ولا سمعت منه كلمة غير استرجاعه)) الحديث

"جب صفوان (رضی اللہ عنہ) ادھر آئے تو انھوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردے کے حکم سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ مجھے پہچان کر اُس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو اس کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا۔ اللہ کی قسم اُس نے مجھ سے کوئی بات نہ کی اور نہ ہی میں نے اس سے انا للہ وانا الیہ راجعون کے علاوہ کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ سنا۔"

[بخاری کتاب التفسیر (۴۷۵۰) و کتاب المغازی (۴۱۴۱)، مسلم کتاب التوبۃ (۲۷۷۰)، مسند احمد ۶ / ۱۹۵، ابنِ جریر سیرۃ ابنِ ہشام وغیرہ]

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیت حجاب کے نزول کے بعد ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) چہرے کا پردہ کیا کرتی تھیں۔

دُوسری دلیل : سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا :

((قام رجل فقال یا رسول اللّٰہ ماذا تامرنا ان نلبسُ من الثیاب فی الاحرام؟ فقال النبی ﷺ لا تلبسوا القمصَ ولا السراویلات ولا العمائم ولا البرانس الا ان یکون احد لیست لہ نعلان فلیلبس الخفین ولیقطع اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا مسہ زعفران ولا الورسَ ولا تنتقب المحرمہ ولا تلبسُ القفازین))

[بخاری (۱۸۳۸، ۱۳۴ ۱۵۴۲ وغیرہ) ابوداؤد و کتاب المناسك (۱۸۲۳)، مؤطا مالك كتاب الحج (۷۵)، مسند احمد ۲ / ۱۱۹، نسائی کتاب المناسك (۲۶۶۶)، ترمذی کتاب الحج (۸۳۳)]

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا : ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا : اے اللہ کے رسول حالتِ احرام میں آپ ہمیں کون سے کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا : تم قمیص، پاجامے، پگڑیاں اور ٹوپیاں نہ پہنو اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ دے۔ اور ایسی چیز نہ پہنو جسے زعفران اور ورس نے چھوا ہو اور احرام والی عورت نقاب اور دستانے نہ پہنے۔"

اِس صحیح حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کے عہدِ مبارک میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ٹوپیاں اور پگڑیاں اکثر و بیشتر پہنے رہتے تھے۔ اسی طرح عورتیں اپنے چہروں پر نقاب اوڑھے رہتی تھیں اور ہاتھوں پر دستانے (Gloves) بھی پہنتی تھیں۔ اگر یہ معمول نہ ہوتا تو حالتِ احرام سے بالخصوص ان کی ممانعت نہ ہوتی۔ حالتِ احرام میں ان اُمور سے بالخصوص منع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ عورتوں کا نقاب باندھنا اور دستانے پہننا معمول تھا۔ یہ بھی یاد رہے کہ حج میں صرف نقاب باندھنا منع ہے لیکن چہرے کے اوپر غیر مردوں کو دیکھ کر پلو ڈالنا اور پردہ کرنا منع نہیں۔ صحابیات (رضی اللہ عنہن) حالتِ طواف میں جب کوئی اجنبی و غیر محرم سامنے آتا تو پردہ کر لیتی تھیں۔ جس کی دلیل یہ حدیث ہے:

تیسری دلیل : سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

● ((کنا نغطي وجوهنا من الرجال))

"ہم اپنے چہروں کو مردوں سے چھپاتی تھیں۔"

[صحیح ابنِ خزیمہ (۲۶۹۰) ۴ / ۲۰۳، مستدرک حاکم (۱۶۶۸) ۱ / ۴۵۴، امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور مستدرک کی تلخیص میں امام حاکم کی امام ذہبی نے موافقت کی ہے۔ مؤطا مالک ۱ / ۲۲۴ رقم (۷۲۴)]

ان ہر سہ احادیثِ صحیحہ سے معلوم ہوا کہ صحابیات (رضی اللہ عنہن) میں چہرے کا پردہ رائج تھا۔

اور عقلاً اس لیے غلط ہے کہ چہرے کا پردہ عموماً رائج ہونے کے باوجود ایسے مواقع پیش آسکتے ہیں جبکہ اچانک کسی مرد و عورت کا آمنا سامنا ہو جائے اور ایک پردہ دار کو بھی بسا اوقات ایسی ضرورت پیش آسکتی ہے کہ وہ منہ کھولے اور مسلمان عورتوں پر پردہ رائج ہونے کے باوجود بہرحال غیر مسلم خواتین تو بے پردہ ہی رہیں گی لہٰذا محض نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم عورتوں کے کھلے منہ پھرنے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر محرم مردوں سے خلوت اختیار کرنا

● ((عن عقبہ بن عامر ﷺ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یارسول اللّٰہ ﷺ افرأیت الحمو قال الحمو الموت))

[بخاری مع فتح الباری ۹ / ۳۳۰ (۵۲۳۲)، مسلم کتاب السلام (۲۰ / ۲۱۷۲) شرح السنۃ ۹ / ۲۶ (۲۲۵۲)، مسند احمد ۴ / ۱۴۹، ۱۵۳، دارمی ۲ / ۲۷۸، ترمذی کتاب الرضاع (۱۱۷۱) ۳ / ۴۷۴]

"عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غیر محرم عورتوں کے پاس داخل ہونے سے بچو۔ ایک انصاری آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) دیور یا جیٹھ وغیرہ کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: دیور یا جیٹھ تو موت ہے۔"

اس حدیث میں غیر محرم مرد کی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت کی ممانعت کر دی گئی تاکہ وہ علیحدگی اور تنہائی میں رہ کر برائی نہ کر سکیں۔ نبی ﷺ سے "حمو" کے بارے میں پوچھا گیا:

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

● "الحمو جمعہ الاحماء وھم الاصھار من قبل الزوج والاختان من قبل المراۃ وصھار تجمع الفریقین ایضا وارد ھا ھنا اخا الزوج فانہ لا یکون محرما للمراۃ وان کان اراد ابا الزوج وھو محرم فکیف بمن لیس بمحرم۔"

[شرح السنۃ ۹ / ۲۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" حمو کی جمع احماء ہے اور اس کا اطلاق عورت کے خاوند کی جانب سے مَرد رشتہ دار اور مَرد کی عورت کی جانب سے بہنوں پر ہوتا ہے اور اصہار کا لفظ دونوں فریقوں کو جمع کرتا ہے اور یہاں پر اس سے مراد خاوند کا بھائی ہے۔ اس لیے کہ وہ بھابھی کا محرم نہیں ہے اور اگر خاوند کا باپ مراد ہو تو وہ محرم ہے پھر اس آدمی کے ساتھ خلوت کس طرح صحیح ہوگی جو غیر محرم ہے؟"

اور مسلم کی روایت میں ہے :

● ((عن عبداللہ بن وھب : و سمعت اللیث بن سعد یقول : الحمو اخ الزوج وما اشبھه من اقارب الزوج ابن العم و نحوه)) (۴/۱۷۱۱)

"عبداللہ بن وھب سے مروی ہے : میں نے لیث بن سعد کو فرماتے ہوئے سنا : حمو خاوند کا بھائی اور اس کی مثل خاوند کے قریبی رشتہ دار ہیں جیسے چچا وغیرہ کا بیٹا۔"

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

● ((اتفق اهل العلم باللغة علی ان الاحماء اقارب زوج المراة کابیه وعمه واخیه وابن اخیه وابن عمه و نحوهم وان الاختان اقارب زوجة الرجل وان الاصهار تقع علی النوعین)) [فتح الباری ۹ / ۳۳۱]

"اہل لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احماء عورت کے خاوند کے قریبی رشتہ دار ہیں جیسا کہ مَرد کا باپ، چچا، بھائی، بھتیجا، چچا زاد وغیرہ اور آدمی کی بیوی کی قریبی رشتہ دار بہنیں اور اصہار کا لفظ ان دونوں انواع پر بولا جاتا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیور یا جیٹھ وغیرہ سے خلوت حرام کیوں؟

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

"المراد فی الحدیث اقارب الزوج غیر ابائه وابناء ہ لانهم محارم الزوجة یحوزلهم الخلوة بها ولا یوصفون بالموت قال وانما المراد الاخ وابن الاخ والعم وابن العم وابن الاخت و نحوهم مما یحل لها تزویجه لو لم تکن متزوجه وجرت العاده بالتساهل فیه فیخلوا الاخ بامرأة اخیه فشبه بالموت وهو اولی بالمنع من الاجنبی۔"

[فتح الباری ۹/۳۳۱]

"حدیث میں حمو سے مراد خاوند کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اس کے باپ اور بیٹوں کے علاوہ اس لیے کہ سسر اور خاوند کا بیٹا عورت کے محرم ہیں۔ ان کے ساتھ خلوت جائز ہے اور انھیں موت سے موصوف نہیں کیا جاتا۔ یہاں مطلب خاوند کا بھائی، بھتیجا، چچا، چچا کا بیٹا، بھانجا وغیرہ ہیں جن کے ساتھ اس عورت کا نکاح حلال ہو جبکہ وہ غیر شادی شدہ ہو اور اس مسئلہ میں عموماً غفلت برتی جاتی ہے کہ آدمی اپنی بھابی سے خلوت و تنہائی اختیار کرتا ہے۔ اسے موت سے تشبیہ دی گئی اور اجنبی کی نسبت یہ ممانعت کے زیادہ لائق ہے۔"

امام طبری فرماتے ہیں :

"المعنی ان خلوة الرجل بامراة اخیه او ابن اخیه تنزل منزل الموت والعرب تصف الشئ المکروه بالموت۔"

[فتح الباری ۹/۳۳۲]

"اس کا مطلب آدمی کا اپنے بھائی یا بھتیجے کی بیوی سے خلوت موت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام پر اُترتی ہے اور عرب مکروہ چیز کو موت سے تعبیر کرتے ہیں۔"

امام ابن الاعرابی نے فرمایا :

- " كلمة تقولها العرب مثلا كما تقول الاسد الموت اى لقائه فيه الموت والمعنى احذروه كما تحذرون الموت۔" [فتح الباری ۹ / ۳۳۲]

"یہ ایک ایسا کلمہ ہے جسے عرب اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ آپ کہیں "شیر موت ہے" تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی ملاقات میں موت ہے اور مفہوم یہ ہے کہ اس سے اس طرح ڈرو جیسے تم موت سے ڈرتے ہو۔"

اور امام نووی رحمہ اللہ نے مزید فرمایا :

- " وانما المراد ان الخلوة بقريب الزوج اكثر من الخلوة بغيره والشر يتوقع منه اكثر من غيره والفتنه به امكن لتمكنه من الوصول الى المراة والخلوة بها من غير نكير عليه بخلاف الاجنبى۔" [فتح الباری ۹ / ۳۳۲]

"اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کے قریبی کی خلوت دیگر افراد کی نسبت زیادہ ہوتی ہے اور اس سے شر کی توقع دیگر افراد کی نسبت زیادہ ہوتی ہے اور عورت کی طرف اس کی رسائی کی بنا پر فتنہ زیادہ ممکن ہے اور اجنبی آدمی کے علاوہ اس کو بغیر انکار کے تنہائی حاصل ہو جاتی ہے۔"

قاضی عیاض نے فرمایا :

- " معناه ان الخلوة بالاحماء مؤدية الى الفتنة والهلاك فى الدين فجعله كهلاك الموت۔" [فتح الباری ۹ / ۳۳۲]

" دیور و جیٹھ وغیرہ سے خلوت فتنے اور دین میں تباہی کو جنم دیتی ہے پس اس کو موت کی تباہی کی طرح بنا دیا۔"

ان تمام ائمہ سلف رحمہم اللہ کی تشریحات سے معلوم ہوا کہ دیور یا جیٹھ وغیرہ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی بھابی کے ساتھ خلوت و تنہائی اختیار کرنا حرام ہے اس سے کئی مفاسد و فتن جنم لیتے ہیں۔ اسی طرح کسی مرد کے لیے اپنی سالی اور بیوی کی چچا زاد' خالہ زاد وغیرہ سے خلوت کرنا بھی منع ہے اور اس کے مفاسد ہمارے معاشرے کے اندر بھی موجود ہے۔ جس کی بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں :

- ((عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لا یخلون رجل بامراہ الامع ذی محرم فقام رجل فقال یا رسول اللہ امراتی خرجت حاجۃ واکتتبت فی غزوۃ کذا و کذا قال ارجع فحج مع امراتك))

[بخاری مع فتح الباری ۹ / ۳۳۱ (۵۲۳۳)' مسلم (۱۳۴۱)' شرح السنۃ ۷ / ۱۸ (۱۸۴۹)

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا : کوئی مرد ہرگز کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا : اے اللہ کے رسول ﷺ میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے اور میں اس طرح کے غزوہ میں لکھا گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا : واپس پلٹ جا اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کر۔"

- ((ان عمر بن الخطاب قام بالجابیۃ خطیبا فقال ان رسول اللہ ﷺ قام فینا کقیامی فیکم فقال "اکرموا اصحابی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یظھر الکذب حتی ان الرجل لیحلف ولا یستحلف و یشھد ولا یستشھد الا فمن سرہ بحبحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ فان الشیطان مع الفذ وھو من الاثنین ابعد ولا یخلون رجل بامراۃ فان الشیطان ثالثھم و من سرتہ حسنتہ وسائتہ سیئتہ فھو مومن))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[مسند احمد ۱ / ۱۸' ترمذی (۲۱۶۶)' مستدرك حاكم ۱ / ۱۱۳'
۱۱۵' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن صحیح اور امام حاکم و امام ذہبی نے صحیح کہا]

"عمر فاروق رضی اللہ عنہ جابیہ مقام پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہم میں کھڑے ہوئے جیسے میں کھڑا ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو پھر ان لوگوں کی جو ان کے قریب ہوں۔ پھر وہ جو ان کے قریب ہوں پھر جھوٹ ظاہر ہو گا یہاں تک کہ آدمی حلف اُٹھائے گا اور اس سے حلف نہیں لیا جائے گا اور وہ گواہی دے گا اور اس سے گواہی نہیں لی جائے گی۔ خبردار جس کو جنّت کا وسط پسند ہو وہ جماعت کو لازم پکڑے یقیناً اکیلے آدمی کے ساتھ شیطان ہے اور وہ دو آدمیوں سے بہت دُور ہے اور ہرگز کوئی مَرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے۔ بے شک شیطان ان کا تیسرا ہوتا ہے جس آدمی کو اس کی نیکی خوش کرے اور بُرائی ناپسند لگے وہ مؤمن ہے۔"

- ((عن جابر قال قال رسول الله ﷺ : لا يبيتن رجل عند امرأة ثيب الا ان يكون ناكحا او ذا محرم))

[مسلم (۲۱۷۱) ۴ / ۱۷۱۰' مسند ابی یعلی ۳ / ۳۷۶ (۱۸۴۸)]

"جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار کوئی مَرد ثیبہ (بیوہ و مطلقہ) کے ساتھ ہرگز رات نہ گزارے مگر یہ کہ نکاح والا یا محرم ہو۔"

اس حدیثِ صحیح سے معلوم ہوا کہ بیوہ و مطلقہ عورت کے ساتھ تنہائی و خلوت اختیار کرنا اور اس کے ہاں رات بسر کرنا ممنوع و حرام ہے۔ سوائے محرم یا نکاح کرنے والے آدمی کے۔ لہٰذا کنواری عورت کے ساتھ خلوت و تنہائی بالاولیٰ منع ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ [illegible] اور ہماری ماؤں' بہنوں' بیویوں اور [illegible] فرمائے۔ آمین

المکتبۃ الرحمانیہ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر..........

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحفۂ نسواں

خواتین کے لیے "تحفہ" کے نام سے بہت سی کتب احاطہ تحریر میں آ چکی ہیں۔ موجودہ کتاب جناب فاضل نوجوان حضرت مولانا ابوالحسن مبشر احمد ربانی ﷾ کی زوجہ محترمہ نے تحریر کی ہے۔ یوں یہ صنف نازک کی جانب سے صنف نازک کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ایک عورت ہی عورت کے معاملات کو زیادہ گہرائی سے جان سکتی ہے۔ باجی صاحبہ نے اس میں عورت کے چند ایسے اہم مسائل پر قلم اٹھایا ہے مثلاً توحید باری تعالیٰ کی پہچان...... قبروں سے وابستہ شرکیہ عقائد اور گمراہ کن توہمات سے ایمان کا دفاع...... والدین کریمین کی خدمت کر کے دنیا میں ہی جنت کے حصول کا طریقہ...... خاتونِ اسلام کی اللہ اور رسول کے احکامات کی روشنی میں پردہ اور حجاب کو لازم اختیار کر کے بے پردگی کے باعث پیدا ہونے والی ہلاکتوں، بربادیوں سے بچنے کی تدابیر۔

میں سمجھتی ہوں اگر عورت اپنی زندگی میں ان مسائل پر صحیح طور پر قرآن وسنت کے مطابق عمل پیرا ہو جائے اور اپنی زندگی کو اللہ ورسول کی راہنمائی کے سانچے میں ڈھال لے تو سونے سے کندن بن جائے گی اور اس کی ساری زندگی روشن ودرخشاں نیر وتاباں ہو جائے گی۔ اے محترم بہنو! ان چند مسائل میں کندن بن کر تم دکھا دو اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہونے کی گارنٹی میں نہیں اللہ اور اس کا رسول دے رہے ہیں۔ یہ کتاب ہر بہن اور بیٹی تک پہنچانی چاہیے تاکہ وہ اس کا مطالعہ کر کے اپنی زندگی کا احتساب کر سکے اور آخرت میں کامیابی کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکے۔

روبینہ نقاش

دارالابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ
DARULIBLAGH

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ